کہ اسکی واسطی حمایت اور شفاعت کرتی مگر اب بسبب لحاظ محبوبیت تمہاری کی تقصیر اسکے
معاف ہوئی بلکہ ہزار اور گنہ گار ایسا ہی بدرجہ مغفرت پہونچہ گیا آنحضرت نی اس صداے
غیبی پر کچہہ لحاظ نکیا اور دوسرا قدم اوٹھایا مکرر صدا ہوئی کہ کہان جاتی ہو آؤ تمہاری
طفیل سی ایک یہہ اور دو ہزار گنہ گار اور بخشا گیا اس صدا پر بہی حضرت نی کچہہ خیال نکر کر
تیسرا قدم اوٹھایا تو سہ کرر ارشاد ہوا کہ ایک یہہ گنہ گار اور تین ہزار آدمی اور بدکار بفضل
ایزد غفار اور بخاطر عزیز تمہاری کی رتبہ مغفرت مین پہونچکر ولی ہوئی آپ یہہ بشارات
سنکر نہایت خورسند ہوئی اور اوس گنہ گار امیدوار رحمت غفار کو مبارکبادی دی اور
اپنی بیعت سے سرفراز کر کر درجہ اعلی و رتبہ والا اضعاف من الاولی عطا کیا + از
مولف غوث اعظم در محبت گشت محبوب خدا + گشت مطلوب خلایق بلکہ مطلوب خدا +
یوسف دنیا و دین شد از جمال باکمال + شد خدا یعقوب او گشت یعقوب خدا + در دلش چون
جذبہ حب الٰہی جذب شد + مست شد از جام وصل و مست مجذوب خدا + گشت منظور
جناب محی دین منظور حق + ہر کہ شد مغضوب او گردید مغضوب خدا + شد چو سرور خادم عالی
جناب محی دین + کرد رغبت از دل و جان سوی محبوب خدا + **مناقب ہفتادہم در**
ذکر اس کرامت کی کہ ہفتاد کس احباب کی جناب غوثیہ نی ایکوقت
کی ہی دعوت قبول فرمائی اور ایک ہی وقت مین سب لوگونکے
گہر مین کہانا تناول فرمانیکی واسطے تشریف لے گئے اور نیز
مدرسہ عالیہ مین بہی حاضر رہے راویان شیرین کلام و مورخان حق
التیام روایت کرتے ہین کہ ایک سال بماہ صیام وقت شام حضرت مخدوم الانام ذوی
الاکرام محبوب خاص و عام امام الہمام غوث الاعظم نی روزہ افطار فرمایا اتفاقا سی بعد
افطار روزہ ہفتاد کس خادم علاحدہ علاحدہ بخدمت فیضدرجت حاضر ہوی اور ہر ایک
نی یہہ التماس کی کہ آج اسوقت کا کہانا براہ عنایت خداوندانہ میری کاشانہ محبت نشانہ
مین تناول فرمائی تو تلطفات کریمانہ سی کچہہ بعید نہین ہی او آنحضرت معدن الطاف نے

آئین گی غرض کہ آنجناب کرامت مآب براہ تصرف وکرامات ہر ایک خادم کے گہر مین ایک ہی
وقت رونق افروز ہوی اور کہانا بہی ہر ایک کے گہر مین نوشجان کیا اور نیز بمقام مدرسہ
عالی مقام شامل اصحاب کرام طعام تناول کیا دوسری روز جب وہ سب خدام ذوی الاحتشام
جمع ہوی تو ہر ایک خادم اور ان پر فخر کرتا تہا کہ آج رات آنحضرت مخزن کرامت نے
میری غم خانہ کو روشن کیا اور کہانا کہایا جب سب کی سب دعویدار ایک ہی دعوے کے
ہو گئی اور خادمان حاضرین مدرسہ معلی فرماتی تہی کہ آنجناب نی آج رات مدرسہ سی ایک قدم
باہر نہین رکہا وقوع اس واقعہ سی حاضرین خانقاہ عالیجاہ متعجب ہوئے اور سوا اسکے
چارہ نہ دیکہا کہ اوس چارہ ساز دردمندان محبت سی دریافت کیا جاوی چنانچہ دریافت کیا گیا
تو آنحضرت متبسم ہوی اور فرمایا کہ ہان ہم کل شام کو بذات بابرکات خود ہر ایک خادم کے
گہر مین گئی تہی اور کہانا کہایا تہا اور مدرسہ خاص مین سی بہی بسبب بخش دوستان یکدم باہر نہین
گئی تہی یہہ سب لوگ سچ کہتی ہین **مناقب از مؤلف** پیر عالم گیر ما گر ہرچہ گویم برتر است +
بر رخ زیبای عالم زیب ور چون زیور است + ظلمت دل را ز نور معرفت پر نور کرد + در شب
تا رنگ عالم ہمچو شمع انور است + صورت ماہ گشت بر چرخ کرامت جلوہ گر + بر ضیا بر نور بر
چرخ شرافت اختر است + بندہ اش را یوسف مصر ولایت گفتہ اند + در جہان کمتر گدایش ثانی
اسکندر است + چون نباشد سرمہ سان در چشم مردم خاک او + ذات با برکات او لخت دل
پیغمبر است + شد وجود پاک او کان کرامت در زمین + روح او بر بام چرخ و عرش اعظم
طائر است + ہر کہ باشد خاک بوسش یافت اکسیر عظیم + ہمچو سرور ہر کہ گردد بندہ او سرور است

مناقب ہفتاد ودوئم دربیان عطا ہونی رتبہ قادریت جناب غوثیہ کو درگاہ عالم پناہ الٰہی سی

روایت ہی کہ ایک دفعہ جناب محبوب سبحانی قطب ربانی قدس اللہ سرہ السامی
بعالم مراقبہ بقرب وصال انوار الٰہی موصول ہوئی ارشاد ہوا کہ ای مطلوب جو چیز تمہارے
دل مین مرغوب ہو وہی ہم سے مانگو کہ ذات کبریا سی تمکو عطا ہووے آپنی عرض کی کہ جسقدر مراتب
افضل واعلےٰ تہی وہ سب کے سب بندہ سی اول ہی تقسیم ہو چکی ہین اول رتبہ نبوت اعلےٰ
ذات سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ الملک الاعلےٰ پر ختم ہوا دوسرے درجہ ولایت مطلقہ وہ ذات

بابرکات علی مرتضی شیر خدا رضی الله تعالی عنه پر ختم هوا آسکے درجه شهادت کبری وه پیشگاه
درگاه والا جاه تیری سی حضرات سید الشهدا امیر حمزه و سید الکونین نور العین ثقلین امامین
الهمامین حسن و حسین رضی الله تعالی عنهما کو عطا هوا جو تها درجه قادریت تها سو آپنی اپنی ذات
پاک پر خاص کیا هی اب کونسا رتبه باقی ها هی که جسکے حصول کے واسطے مین درخواست کرون ارشاد
هوا که یا غوث الاعظم مرتبه صفت قدرت همنی تم کو بخشا اور قادر کیا همنی تمکو کل عالم کون و
مکان مین اور متصرف کیا کل اولیا عصر اور اتقیای دهر پر اور تمام زمره عارفان و عاشقان
و طالبان و محبان و محبوبان الهی پر تمکو بادشاه ذیجاه بنایا گیا **از مولف** شاه محی الدین پیارا
حیدر کرار کا + پس یهه هی مختار کل هی احمد مختار کا + مشتعل دنیا و دین روشن چراغ احمدی +
اور گل خندان هی تازه صفدر هی گلزار کا + هو مدد پر جسکے پس وه آبروی دو جهان + حشر مین
کیا خوف هی اوسکو عذاب النار کا + خادم مسکین جو هو وه فی الحقیقت شاه هی + مرتبه انسان
سی بالا هی سگ دربار کا + ابروی آپکی دست سخا کو دیکهکر + برق لرزی دیکهه لی گر وار اوس
تلوار کا + دور دنیا مین هو قایم خاندان قادری + دار پر کهینچا جای خود دشمن هوا اوس سردار کا
تاج شاهی کی نهین سرور کو هرگز احتیاج + اب فقط محتاج هی وه آپکی دیدار کا +

منقبت هفتاد و دوم در بیان ظاهر هونے دو عدد سیب بهشتے دست مبارک آنحضرت مین حسب استدعای خلیفه بغداد کے

جناب شیخ ابو سعید اور شیخ محمد عثمان غفر الله لهم که یهه دونو حضرات اصحاب قریب و احباب مجیب محبوب سبحانی
قطب ربانی شیخ عبد القادر جیلانی کے تهی فرماتی هین که ایک بار خلیفه بغداد بحصول شرف
دیدار فیض آثار آن محبوب پروردگار حاضر هوا اور روبروی آنجناب کرامت مآب کے
بیٹهه کر دل مین خیال کیا که اگر اسوقت حضرت محبوب سبحانی کچهه کرامات مجکو دکهلاوین تو
پهلی سی زیاده تصور یقین میری دل عقیدت منزل مین مصور هوجاوی مگر اگر عرض کرون
تو یهه خوف هی که حضرت کی مزاج عنایت امتزاج پر کدورت نه آجاوی تو پهر اوس حالت
مین کیا جانئے کیا آفت آوی حضرت کو یهه اراده خلیفه بغداد کا صفائی باطن سی دریافت هوگیا
تو فرمایا که تم کیا کرامت دیکهنا چاهتے هو تو خلیفه نی هاتهه باندهه کر عرض کی که یا حضرت

یہہ موسم ایسا ہی کہ سیب اس ملک مین پیدا نہین ہی اگر متوجہ جناب ایک جوڑا سیب کا عالم غیب سے
پیدا ہوجاوی تو نہال الیقین اور تمہرا اعتقاد میرا پہلی سی زیادہ پختہ ہوجاوی بمجرد اس التماس کے
آنحضرت نی دونو ہاتہہ ہوا مین پہیلائی اور جوڑا سیب کا غیب سی لیکر ایک سیب بدست
خلیفہ عنایت کیا اور دوسرا خود حضرت نی تراش کر تناول فرمایا مگر جو سیب آپنی خود تراشا
وہ نہایت خوش ذائقہ اور خوش رنگ و خوشبو تھا اور جو سیب خلیفہ بغدادنی توڑا وہ گندہ
اور کرم خوردہ نکلا خلیفہ وقوع اس حال سی نہایت پر ملال ہوا اور باعث اسکا آنجناب سے
دریافت کیا فرمایا کہ یہہ سیب بہشتی تیری جور او ظلم کی تاثیر سی جو تیری ہاتہہ سی وقوع مین
آتا ہی گندہ ہوگیا ہی تجکو چاہیے کہ بندگان خدا پر رحم کری کہ نعمای بہشت تجہپر عاشق ہون
اور نیز روایت ہے ایکرات جناب غوث الاعظم قطب العالم محبوب سبحانی قطب ربانی
قدس اللہ باسرار السامی گہر سی باہر تشریف لائی اور ارادہ جانی مدرسہ معلی کا کیا اور فقط
ایک ہی خادم ہمدم اوسوقت بارکاب جناب کی تہا اور رات بہی نہایت تاریک تہی خادم
کی دل مین یہہ خیال گذرا کہ اسوقت رات نہایت تاریک ہے ہاتہہ او ہاتہا سوا نظر نہین آتا
اگر اسوقت مین غیب سی روشنی پیدا ہوجاوی تو کرامات حضرت سی کچہہ بعید نہین ہے
ہنوز یہہ خیال اوسکی دل محبت منزل مین گذرا نہی تہا کہ آنحضرت عالی درجت نی عصای
مبارک زمین مین گاڑ دیا فی الفور عصا مانند شجر طور روشن ہوگیا اور خادم سی مخاطب
ہوکر فرمایا کہ یہہ ہی مطلب ہے جسکا خیال تیری دل مین گذرا تہا اور نیز نقل ہے
کہ جناب سید ہاشم علوی بیجاپوری کتاب سالۃ الاولیا مین تحریر فرماتی مین کہ جب کوئی
شخص بعنایت یزدانی سرفراز منصب ولایت ہوتا ہی تو یہہ حکم محکم ربانی نفاذ پاتا ہی کہ
اس امیدوار دربار پروردگار کو بدرگاہ رسول اللہ حاضر کرو بعد احضار درگاہ جناب
رسالت مآب ارشاد واجب الانقیاد محمدی صلی اللہ علیہ وسلم جاری ہوتا ہی کہ اسکو بخدمت
بابرکت حضرت عالی درجت غوث الاعظم لیجاؤ اگر وہ اسکو لایق منصب ولایت پاوین کی تو
معزز فرماوینگی غرض جب جناب محبوب سبحانی اوس غریب پر نظر عنایت فرماتی مین تو
دفتر محمدی مین بحال دلیا نام اوسکا ثبت ہوتا ہی اور خلعت قادریہ مینگاہ جناب غوثیہ سے

اوسکو مرحمت ہوتی ہی اور یہہ ہی دستور قدیم سی جاری ہی اور رہیگا ازمولف
جسی دلپر منقش ہو محبت غوث اعظم کی + اوسی ہوگی عطا حق سی کرامت غوث اعظم کے +
کوئی کیا کر سکی ہی ہمسری اوس سرور دین سی + کرامت ہی قیامت تک سلامت غوث اعظم سے کے +
خدای عز و جل اپنا جسی محبوب کہتی ہین + محبت فرض ہی لوگون پہ حضرت غوث اعظم کے +
سبہی جن و بشر اوس خاکبوس درگہہ والا + معلی تر ملایک سی ہی عزت غوث اعظم کے +
شفیق و راحم و مشکلکشا فریادرس سبکے + ہر ایک بیکس پہ ہی مصروف شفقت غوث اعظم کے +
سبہی سر اپنا رکہتی ہین بس زیر قدم جنکی + ولیون سی ہی فایق تر ولایت غوث اعظم کے +
سدا سرور ہی مستغنی بلطف عام محی الدین + بس ایک مطلوب ہے اوسکو عنایت غوث اعظم کے +

مناقب ہفتاد و سوم دربیان ارادہ کرنی آنحضرت کی بطرف ادخال مذہب امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور پہر مستقل رہنا اوپر مذہب امام احمد حنبل کے حسب الارشاد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے

خادمان غوث الثقلین و مریدان سید کونین پر واضح ہووی کہ آنجناب کرامت مآب چارون مذاہب ائمہ ذوی الاکرام مین اوپر مذہب حنبلیہ کی قایم تہی ایک روز ایکروز آپکا یہہ ارادہ ہوا کہ طریق مذہب امام احمد حنبل سی انتقال فرماکر پیروان مذہب امام ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے ہون جب رات ہوئی تو آپنی بعالم مشاہدہ اپنی آپکو بحضور پیغمبر علیہ الصلوۃ الملک الاکبر حاضر پایا اور جناب امام احمد صاحب کو بہی دیکہا کہ ریش مبارک اپنی پکڑی ہوئی حضرت رسالت مآب سی عرض کر رہی ہین کہ یا حضرت اپنی فرزند سعادتمند میران محی الدین سی مجہ بندہ دل پرگندہ کی سفارش فرمائیے کہ حمایت مجہ پیر دستگیر جد بزرگوار اپنی کی نہ چہوڑین اور میری مذہب سی رنج نہ ہوڑین یہہ عرض سنکر حضرت پیغمبر بطرف جناب محبوب اکبر مخاطب ہوئی اور فرمایا کہ یا ولدی امام احمد حنبل کی درخواست منظور کیجئی اور ارادہ غیر دل سی دور کیجئی اور جب جناب محبوب تشریف فرمای بیت اللہ ہوئی تو آپنی اوپر حنبلے کے قیام فرمایا اور نماز ادا کی اوس روز تک مصلی حنبلی پر سوای امام کی کوئی مقتدی نہ تہا جب اپنی اوس مصلے پر قایم ہوکر نماز ادا کی تو قدم کثرت نمازیونکی اوس مصلے پر ہوئی کہ تمام مکان پر ہوگیا بلکہ اگر آپ اوس روز توجہ مذہب حنبلے

کی طرف نظر فرمائی تو مذہب احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ بالکل منقطع ہو جاتا اور نیز روایت ہے
کہ ایک روز آنحضرت معدن برکت رحمۃ اللہ علیہ مقبرہ امام احمد حنبل پر تشریف لی گئی اور فرمایا
کہ سلام علیکم یا امام الکرام فوراً قبر مبارک شق ہو گئی اور امام صاحب مزار پر انوار سی باہر تشریف
لائی اور باہم معانقہ کیا اور امام صاحب کی ہاتھہ مین اوسوقت ایک پیراہن تہا وہ حوالہ
جناب غوثیہ کیا اور فرمایا کہ یا سید عبد القادر قد افتقر الیک فی علم الشریعۃ
وعلم الطریقۃ وعلم الحال من بعد رخصت ہو کر رونق افروز مزار فیض آثار ہوئے

غزل از مولف سایہ افگن جب جہان پر سید گیلان ہوئی + پرتو افگن جا بجا سنبل
مہ تابان ہوئی + بر ثمر بستان احمد کی درخت سایہ دار + نو گل گلزار باغ حیدر خندان ہوئی
کون ہر گردن ہلا سکتا ہی اونکی حکم سی + عرش سی تا فرش جنکی بندہ فرمان ہوئی + کر دیا
پر آب لاکہون چشمہ نی آب کو + ابر ساروی زمین پر جب گہر افشان ہوئی + دیکھلے سرور
نی بس مشکلکشائی آپ کی + کار مشکل اوسکے سب اک آن مین آسان ہوئی +

مناقب ہفتاد و چہارم در بیان درخواست کرنی جناب امام اعظم کے بحضور جناب غوثیہ بعالم باطن کہ اونکی مذہب مین داخل ہون

کتب معتبرین
و رسالہ ہای صحیحین مین وارد ہی کہ جناب امام ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ نی بعالم باطن
جناب غوثیہ سی ملاقات کی اور کہا کہ یا سلطان الاولیا غوث الارض والسما کیا باعث
ہی کہ بمذہب امام احمد حنبل کی آپنی اقتدا کیا اور ہمارے مذہب سی انکار کیا حالانکہ بندہ
بہی خوشہ چین جد بزرگوار آپکا ہے اور دو برس تک بندہ نی بخدمت بابرکت امام
جعفر صادق کی حاضر رہکر فیض حاصل کرتا رہا ہی فرمایا کہ داخل ہونا ہمارا مذہب حنبلی
دو سبب سی ہی ایک یہہ اوس مذہب کیطرف لوگ بہت کم رجوع تہی اور وہ مذہب مسکین تہا
اور ہم بہی مسکین ہین اور جناب پیغمبر ہی مسکینی کو بہت عزیز رکہتی تہی اور جناب کبریا سی
دعا مانگتی تہی کہ اللہم احینی مسکینا و امتنی مسکینا و احشرنی مسکینا فی زمرۃ المساکین
اگر ہم اونکی مذہب مین اقتدا نکرتے تو اونکا مذہب بالکل نابود ہو جاتا دوسری ہمنی اقتدا
بمذہب حنبلیہ حسب الارشاد نبوی کیا امام اعظم نے جواب دیا کہ ہمارے مذہب مین مسکین

مفلس کو کہتی ہین پس درصورتیکہ آپ جیسی شاہنشاہ عالی جاہ داخل مذہب ہماری کی ہوئی تو مذہب
ہمارا مفلس ہوگیا مسکینی ہماری مذہب کی بہی ثابت ہوگئی فرمایا کہ اگرچہ ہم اب حسب الحکم ہوی
انتقال مذہب جنبی سی نہین کرسکتی مگر ہم دعا کرتی ہین کہ مذہب آپکا ایسا ترقی پکڑی کہ شکل
ہماری کہ غوث الاعظم ہین امام اعظم آپ ہی مشہور ہون چنانچہ ایسا ہی وقوع مین آیا غزل

از مولف غوث اعظم قطب عالم پیشوای ذوالکرام + نیر دنیا خیر دین خیر جہان خیر الانام +
شد زبان از ذکر او رطب اللسان عذب البیان + خامہ از تحریر نامش در جہان شد شادکام +
سورۂ والشمس و واللیل از سر تصدیق دل + پس بیاد زلف و رویش ورد خود کن صبح و شام +
والی ملک ولایت حاکم اقلیم دل + شاہ عالی جاہ و عالی مرتبت عالی مقام + اہل اوصاف
قدیم و صاحب فضل عمیم + لطف عام و فیض عامش عام شد بر خاص و عام + قایم است از لطف
ایزد تا قیام روز حشر + نقش نامش بر نگین خاتم عالم مدام + حاجت خود یافت از درگاہ والا
جاہ او + سرور از الطاف او گردید سرور و السلام

مناقب ہفتاد و پنجم در بیان مسلوب الولایت ہونی ایک اولیا کے بسبب بے ادبی از نذرانہ جناب محبوب سبحانی اور پہر سرفراز ہونا بعنایت خواجہ معین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے

جناب شیخ احمد نارنولی کہ ایک اولیای عظیم الشان خادمان خواجہ والا مکان خواجہ معین الدین
چشتی رحمۃ اللہ علیہ سی تہی اونکا یہہ دستور تہا کہ ہر سال بموقع سالینہ عرس خواجہ صاحب
کی شہر نارنول سی تا شہر اجمیر پاپیادہ تشریف لاتی اور بعد عرس خانقاہ خواجہ صاحب سے
چادر مبارک مزار معلے اونکو بطور خلعت عطا ہوتی اتفاقا ایک سال جو شیخ صاحب حاضر
مزار فیض آثار ہوی اور ہنگامہ سماع و وجد گرم ہوا شیخ صاحب بہی براہ فرط شوق و ازدیاد
ذوق بتاثیر سماع ایسی مست جام محبت ہوئی کہ تمام کپڑی بدن کی پہاڑ کر رقص کرنی لگے
او سوقت ایک درویش صداقت کیش خادمان محبوب سبحانی سی بہی حاضر الوقت تہا اور
وہ کچہہ روپیہ نذرانہ جناب غوثیہ کا اپنی ذمہ پر واجب الادا رکہتا تہا عین حالت وجد
شیخ صاحب مین اوسکی دل مین یہہ خیال گذرا کہ یہہ نذرانہ محبوب الٰہی اگر بخدمت شیخ صاحب
کی گذرانا جاوی تو نہایت مناسب ہی کہ یہہ حضرت بہی ایک ولی اہل دولت ولی زمانہ ہین

یہہ خیال کر کر ایک پوٹلی بندہی ہوئی کچہہ وپی کی اوسنی شیخصاحب کی آگی رکہدی شیخصاحب کہ اوسوقت محض بی خبر بعالم وجد تہی حالت رقص مین پانواونکا اوس پوٹلی کو لگ گیا اور پوٹلی کو کچہہ جنبش ہوگئی بمجرد حرکت ہونی پوٹلی کی حسقدر مراتب کرامت و درجات ولایت شیخصاحب کی تہی بالکل زایل ہوگئی اور قربت الٓہی سی گر کر بغربت وکدربت آپڑیے بمجرد وقوع اس حال پرملال کی شیخصاحب حالت وجد سی ہوش مین آگئی اور روتی ہوی مزار پرانوار خواجہ پرگئی اور بچشم گریان وسینہ بریان اپنا حال حیرت مآل عرض کیا ارشاد ہوا کہ تجہہ سی بی ادبی زرندرانہ جناب غوث الاعظم کی ہوئی ہی کہ حالت مستی مین تیرا پانواوس سی چہو گیا ہی اب ہماری کیا مجالی کہ بجناب آن محبوب درگاہ ذوالجلال تیری شفاعت کرین مگر بجناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم عرض کیجاوی گی چنانچہ خواجہ صاحب بعالم باطن بحضور جناب خاتم المرسلین شفیع المذنبین حاضر ہوئی اور سفارش معافی تقصیر اپنی خادم کی بحضور غوث الاعظم چاہی وبارشاد نبوی پیشگاہ بارگاہ شاہنشاہ ولایت سے تقصیر اونکی معاف ہوئی اور دوبارہ اپنی منصب عالی پر سرفراز ہوئی **از مولف**

غوث اعظم در دو عالم نامور شد نام او + کرد حق از بادہ عرفان لبالب جام او + نعمت عظمیٰ زخوان نعمت حق یافتند + عام شد بر آدم وجن وملک انعام او + غوث اعظم کرد حاصل عظمت عظمے زحق + شد مکرم از ہمہ اہل کرم اکرام او + قدوۃ الاولیا یافت و در درگاہ علام الغیوب شد خبر گیر دل ہر یک بشر الہام او + جسم علوی فطرت پاک از اختلاط آب وگل + بلکہ شد پیدا از نور معرفت اندام او + جملہ گل خوردند گل از رشک آن رشک چمن + جلوہ گر شد در گلستان چون رخ گلفام او + نام می خواہی اگر در زمرۂ نام آوران + ہر ورد از صدق دل ای ورد خود کن نام او

مناقب ہفتاد وششم در بیان عطا ہونی کلاہ ودستار ولایت جناب شیخ احمد کبیر کو پیشگاہ جناب غوثیہ سی بعالم خواب

کتاب اخبار الاولیا کی باب اول در فصل چہارم مین تحریر ہی کہ ایک روز شیخ الاسلام پیشوای خیل انام جناب شیخ احمد مغربی کہ ملقب بالقاب گنج بخش کی رہتی اپنی مرشد ارشاد قدوہ اولیای آفاق شیخ محمد اسحاق مغربی کی خدمت مین آفتابہ ہاتہہ مین لیکر وضو کرا رہی تہی اوسوقت شیخ احمد صاحب

کی دل محبت منزل مین یہہ خیال گذرا کہ سبحان اللہ جناب کرامت مآب محبوب سبحانی قطب
ربانی شاہ عبد القادر جیلانی کی کیا عالی جناب ہی کہ ہر ایک سلسلہ اور خانوادہ کی اولیاے
کرام اون ہی دعوی نیاز مندی رکھتی ہین اور ہر ایک ولی انکی متابعت کو اپنی بڑے لیے
اور فخر تصور کرتا ہی اسکا کیا باعث ہی پیر روشنضمیر بصفای باطن اس خیال سی مطلع ہوی
اور فرمایا کہ یا شیخ احمد تمکو نہین معلوم کہ مراتب علی اور درجات والا جناب غوثیہ کی ایسی
ہین کہ اگر کل اشجار قلم اور دریا سیاہی اور تمام ذیجان کاتب ہو جائین اور ازل سی تا
ابد لکھین تو بھی ایک حصہ ہزار مین سی نہ لکھہ سکین یہہ تقریر دلپذیر پیر روشنضمیر کی سنکر
شیخصاحب کی دل مین محبت غوثیہ نی جوش مارا اور پگڑی سر سی اوتار کر پھینک دی اور
بی قرار ہو کر فرمایا کہ ہم تا دم عمر خاکبوسی آستان محبوب دوجہان کی کرین گی یہہ کہکر باجازت
مرشد عازم اشرف البلاد بغداد کی ہوی رستہ مین سر سی برہنہ بی پاپوش عین جوش و خروش
عشق مین چلی جاتی تہی اور یہہ شعر تصنیف کئی ہوئی اپنی پڑہتی تہی ابیات شوریدگان
وخستہ زاریم آہ آہ + واماندگان صحبت یاریم آہ اہ + خوانند اگر بلطف بیائیم شاد شاد
رانند اگر بقہر براریم آہ آہ + مستان زشت خوی و لوندان کو بکو + گہہ در شراب و گہ بخماریم آہ
آہ + جب دولتخانہ پیر دستگیر اپنی سی روانہ ہو کر متصل کوہ سیلی کہ نواح اجمیر مین ہی پہونچی
تو وہان ایک چشمہ پانی کا پایا بعد وضو نماز ادا کی اور بعد نماز ایسی مست ذکر الٰہی
ہوی کہ سو گئی اور حالت خواب مین بحضور کرامت ظہور محبوب سبحانی حاضر ہوئی اوس وقت
جناب غوثیہ کی دست مبارک مین ایک کلاہ عالی جاہ اور ایک دستار گوہر بار تہی آنحضرت
مخزن معرفت نی شیخصاحب کو نزدیک بلایا اول وہ کلاہ کہ فی الحقیقت تاج شاہی تہا
شیخصاحب کے سر پر رکہی اور مین بعد دستار تو بار بند ہوائی اور فرمایا کہ تم مقبول ربانی
ہوئی اور ہمنی تمکو بفرزندی قبول کیا جب شیخصاحب خواب سی بیدار ہوی کلاہ و دستار کو
سر پر موجود پائی سجدہ شکر ربانی ادا کیا اور اوسی مقام دل آرام ہی واپس ہو کر بخدمت
با برکت مرشد ارشد حاضر ہوئی اور رتبہ ولایت اپنا اول سی صد چند افزون پایا شیخ
ابو اسحاق کہ بچشم باطن کل حال ملاحظہ فرما چکی تہی شیخصاحب کے استقبال کو آئی اور نہایت

خوش ہوکر مبارک دی اور فرمایا کہ اول تم بواسطہ ہماری فیض محبوب سبحانی سی مستفیض
ہی اب بلا واسطہ اونکی خوان نعمت سی بہرہ مند ہوی اور جناب شیخ احمد کا یہہ طریق ورزہ
تہا کہ اپنی مرشد کی باورچی خانہ کی واسطی جنگل سی لکڑیان لایا کرتی اوس روز بہی التماس
کی کہ اگر حکم ہو تو بندہ اپنی خدمت کی واسطی روانہ ہووی مرشد نی فرمایا کہ اب تم منظور نظر
محبوب سبحانی ہوی گویا ہماری ثانی ہوی اب ہم تم کو اس کام پر مامور نہین کر سکتی غرض کہ
مرشد لالا کہتی رہی مگر شیخ صاحب نی نہ مانا اور جنگل کو روانہ ہوی اور پشتارہ ہیزم جمع کرکی
سر پر اوٹہایا تو وہ پشتارہ ایک بالشت بہر اونچا معلق در ہوا ہو کر چلا آتا تہا جب قریب خانقاہ
عالی جاہ مرشد ارشد کی پہونچی تو اونہون نی یہہ حال ملاحظہ فرما کر فرمایا کہ یا شیخ جس سر کو
تاج محبوب سبحانی ہوا اوس سر کو پشتارہ ہم سی کیا سروکار آپ آجکی دن سی اس خدمت
متعینہ سی آزاد ہوی اور ہم نی آپ کو شیخ الحجر والشجر خطاب دیا چنانچہ چند اشعار تصنیف
شیخ احمد صاحب کی جو اونہون نی بذات بابرکات خود تصنیف کئی بطور تبرک درج کتاب ہذا
ہوئی از شیخ احمد کبیر ہان ز طوفان سوا صی کشتی ما را چہ غم + ناخدا شد غوث اعظم شد مدد
زود مبدم + در دلم جا کرد از لطف خدا عز و جل + حب محبوب الٰہی با خدا از دبا لکرم +
باش تا فردای محشر پیش رب العالمین + غوث اعظم را ببینی با نبی زیر علم + غوث اعظم
غوث اعظم جملہ گویند اہل حشر + ہم موافق ہم مخالف ہم مشایخ دمبدم + رحمۃ للعالمین
وطبق انوار رسول + شیخ عبد القادر آمد اکمل الوجہ داتم + گر نہ بینی در نبوت مصطفے را
ہم قرین + شیخ محی الدین ندارد ثانی جز نیز ہم + بشنو بینی کہ می گویم لقول اولیا + مجلا
اوصاف آن مرآت انوار قدم + شیخ احمد بر رہ مداح آن عالی جناب + ناقل ست آوازہ
اسخا آن کان کرم + کاتفاق اولیای مشرق و ہم مغرب ست + انکہ غوث اعظم جلی رساند
انجا قدم قدم + کاز کمالات تصرف تا کہ خاص شان اوست + گر کسی خواہد بیان کردن نگردد
بیش و کم + نہ فلک اوراق گردد ہفت بحر آید + ہم شجر اقلام دکاتب ہر کہ او را نیست فہم +
عز و قدر حضرت سلطان محی الدین پیر + گر ہم گردد منغز از عشر عشرین است کم + قصہ
مختصر و مادب گفتن ہا تف سمعو دا اسمع فاعوا بکمال الشیخ من شان الخدم + تا زیش جیل

چه سنجد نازش دین هم از دست + هست محی الدین ما شیخ عظیم و و العظم + **غزل از مولف**
خاکش بر زمره جن و بشر دارد شرف + قطره بحر عظیمش بر گهر دارد شرف + چشم پر نورش سراپا
شد عیان از حق + زان عیل اولیا او سر بسر دارد شرف + سید السادات عالی ذات اولاد
حسن + خود شریف و نیز از جد و پدر دارد شرف + ذره اش روشن تر از خورشید چرخ چارمین
سینه پر داغ عشقش بر قمر دارد شرف + گرچه سرور سر بسر شرمنده شد ز اعمال خویش + لیک
در عشاق او با چشم تر دارد شرف + **مناقب ہفتاد و ہفتم در بیان تشریف**
فرما ہونے روح پاک جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وسلم و ہر چہار اصحاب کبار کا محفل آنحضرت معدن برکت
رضی اللہ عنہ کے مقبول جناب کبریا ہیر شیخ بقا قدس اللہ سرہ الاعلی کہ ہمعصر
جناب سید الاولیا پیشوای اتقیا غوث الارض و السما محبوب خدا ہی فرماتی ہین کہ ایکروز ہم
محفل بلند منزل محبوب سبحانی قطب ربانی حاضر تہی اور آنحضرت منبر مبارک پر اجلاس
فرماکر وعظ کر رہے تہی کہ یکایک آنجناب وعظ فرماتی ہوی خاموش ہوگئی اور اس صورت
سی اوٹہی کہ جیسی کوئی کسی کی تعظیم کے واسطی اوٹہتا ہے اور دو پایہ منبر بلند پایہ کی نیچی آکر
پایہ سیوم پر بیٹہہ گئی پس دیکہا مین نی پایہ منبر کو کہ بہت بڑا ہو گیا ہی اور اوسپر فرش منبر
بچہایا گیا ہی اور جناب پیغمبر معہ ہر چہار اصحاب اکبر وہان رونق افروز ہوئی اور اوسوقت
انوار تجلیات الہی دل محبوب سبحانی پر اسقدر روشن تہی کہ قریب تہا کہ آنحضرت پایہ منبر
سی نیچی گر پڑین مگر جناب رسالت مآب و حضرات اصحاب عالی جناب نی دستہای شفقت
سی آنکو تہامی ہوئی تہا جب ارواح پاک نبوی و اصحاب معلی القاب تشریف فرما ہوئی
تو احباب فلک کاب نی حضرت غوثیہ سی استفسار حال با وقوع کیا تو آپنی زبان حق ترجمان
سی کل حقیقت بیان فرمائی اور میری طرف مخاطب ہوئی کہ یا شیخ بقا جو کچہہ حال کہ تمنی بچشم
خود دیکہا ہی ہماری احباب کو اوس سی مطلع کرو چنانچہ ہمنی کل کیفیت اپنی زبان عجز بیان
سی بیان کی **غزل از مولف** شہ زمین و زمان شد گدای محی الدین + غنی ہست در دو
جہان بی نوای محی الدین + زبان خامہ قلم می شود ز اوصافش + رقم کجا شود از وی

ثنای محی الدین + سوای حب خدا پاک شد ز حرص وہوا + ہر آنکہ در دلش آمد ہوای محی الدین +
حکومت دو جہان شاہی زمین و زمان + ولایت دل و جان شد برای محی الدین + بکشور
دل و دین سرور اشوی سرور + اگر ہتی نو سر خود برای محی الدین + مناقب ہفتاد و ہشتم

در بیان عطا ہونی سات فرزند دلبند ایک عورت عقیمہ کو بتوجہ موجہ محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی شاہ عبد القادر جیلانی رض

کے کتاب مرات الضمیر مین لکہا ہی کہ ایک روز ایک عورت عقیمہ بخدمت عالیہ حضرت آنحضرت کی حاضر ہوئے اور عرض کے کہ ای مراد بخش نامرادان و تاج بخش محتاجان مجہ نامراد ناشاد کی گہر مین دولت و مال بعنایت ایزد لایزال اسقدر ہی کہ کثرت حشمت سی نہال ہون مگر فرزند ثمر نہال زندگی ہی وہ نہین اس سی بکمال غم و بنہایت الم دامنگیر حال مجہ پامال رنج ملال کی ہی آنحضرت معدن برکت نی یہہ عرض اوس اہل غرض کی سنکر فرمایا کہ اگرچہ تیری قسمت بہ بخت و بخت کم بخت مین ہونا فرزند دلبند کا نہ تہا مگر ہم تیری واسطے دست دعا بجناب کبریا اوٹہاتی ہین اور یقین ہی کہ ہاتہہ ہمارا گوہر اجابت دعا سی پر ہو کر تجکو بیٹا عطا ہوگا یہہ فرماکر دونو ہاتہہ اوٹہائی اور جناب باری سی اوس بیچاری کی واسطی بیٹا طلب کیا ارشاد ہوا کہ جف القلم بما ہو کائن ہم نی اس عورت کی قسمت مین بیٹا نہین لکہا یہہ جواب جناب ایزد وہاب سی سنکر مکرر دعا کے کہ الہی اس عورت کے واسطے دو فرزند ارجمند تیری جناب عالیجناب سی عنایت ہون دوسری دفعہ بہی ہاتف غیب سے وہی جواب حاصل ہوا کہ اب عطا ہونا اولاد کا اس نامراد کو ممکن نہین ہی تیسری دفعہ اوسنے پہر دعا کی کہ خدایا اس غریب بی نصیب کو تین فرزند دلبند مرحمت ہون اسی طرح نوبت بنوبت درگاہ الہ سی جواب صاف ملتا تہا اور آپ ہر ایک مرتبہ کی دعا مین اوسکے واسطے ایک فرزند زیادہ کی درخواست کرتی تہی جب نوبت درخواست سات فرزند کے ہو پہنچی تو ندا ہوا کہ ای محبوب مرغوب اب بس کرو اس سی زیادہ کی التجا نکرو اب بخاطر تیری خاطر عزیز کے سات فرزند ارجمند اس عورت کو ہماری جناب سی عطا ہوگئی یہہ حکم ربانی سنکر آپنی عورت کو بشارت عطا ہونی سات فرزند کی دی اور تہوری سے

خاک اپنی پاے مبارک کی نیچی سی اوٹھاکر عطا کی کہ اس خاک کو بطور تعویذ چاندی مین ڈالکر گلی مین لگالینا جب ساتون فرزند اوس عورت کی گھر مین پیدا ہوے اور غم اولاد اوسکی خاطر ناشاد سی جاتا رہا تو ایک روز اوسکی دل مین یہہ وسواس شیطانی پیدا ہوا کہ جناب محبوب سبحانی نی تہوڑی سی خاک مجکو عطا کی تہی بہلا اوس خاک سی کیا عقدہ کشائی میری ہوئی ہوگی اور یہہ جو سات فرزند دلبند میری یہان ہوئی یہہ اتفاقات زمانہ سی ہوئی ہین چنانچہ وہ خاک پاک کہ حقیقت مین اکسیر اعظم اور کبریت احمر تہی اوسنی اپنی گلی سی نکالکر پہینک ہی دی بمجرد پہینکنی اوسکی بحکم ایزد متعال اون ساتون نونہال پیرزال پر یہہ وبال آیا کہ فی الفور ایک ہی دم مین ساتون جان بحق تسلیم ہوگئی بمعاینہ حال پیرزال سخت گہبرائی اور نالان وگریان بدربار دربار محبوب سبحانی آئی اور عرض کی از مولف ہین ہون پر عیب وپر فریب وحقیر + پرگناہ وپر خطا وپر تقصیر + قید غم مین ہون زیر بار الم + توڑدیجی گا میری سب زنجیر + لٹ گیا میرا کاروان سارا + اب کہان جاؤن کیا کرون یا پیر + تم وہ ہو پیر پیر عالی شان + جنکی مداح ہین صغیر وکبیر + کیجئی لطف وسیحا دم + ہون مین بیجان بصورت تصویر + خاکساری میری جو ہو مقبول + وہ مین بنجاؤن خاک سی اکسیر + دل یہی ہو آپکا ثناخوان ہو + دونو عالم مین اوسکو ہو توقیر + تم جو ہو دستگیر ہر دو جہان + دستگیری مین مت کرو تاخیر + ہی عجب آپکا ہو خادم زار + پیر ہو دستگیر ہر دو دستگیر + محبوب باری یہہ بیقراری اوس بیچاری کی سنکر متبسم ہوگئے اور فرمایا کہ یہہ اثر اوسی خاک کا ہی کہ جس خاک کو تونی خاک سمجھکر خاک مین پہینکا آخر جب وہ خاک تجہہ سی الگ ہوئی تو تو بہی خاک مین مل گئی مگر جاؤ اپنی فرزندونکو زندہ پاوگے پیرزال بعد دو عم حوالہ یہہ بشارت سنکر دوڑی اور گہر مین جاکر دیکہا کہ ساتون لخت جگر زندہ موجود ہین دوگانہ شکرانہ بجالائی اور بتوجہ محبوب حق حق سی مراد پائی غزل از مولف حلوہ گر بر چرخ دین شد آفتاب قادری + تافت بر اوج ولایت ماہتاب قادری + شد عطا از درگہہ عالی جناب کبریا + بو محمد غوث محی الدین خطاب قادری + گشت محبوب محمد حق محبوب حق + رانذہ حق شد کہ آمد در عتاب قادری + از غم دنیا بری بند و زحساب ورحشر + انکہ شد بردی عطای بیحساب قادری + خاکبوس

آستان حضرت ذوالاحترام + سرورم من خادم والاجناب قادری + مناقب ۴۷ در
بیان فریادرسی آن حضرت کی بحیل مریدان کہ بدست ظلم قطاع الطریق
گرفتار ہوی تہی اور قتل ہونا قطاعان طریق کا بضرب پاپوش ہای
آنجناب کرامت مآب سے روایت ہی کہ ایک رات حضرت عالی درجات محبوب
سبحانی قدس اللہ سرہ السامی بوقت نماز عشا وضو کررہی تہی جب وضو سی فراغت
حاصل ہوئی اور آپنی پاپوش پاؤن مین پہنی تو یکایک ایک نعرہ اللہ اکبر کہکر ایک پاپوش
پای مبارک سی نکالکر ہوا مین پرتاب کری اور پاپوش اوڑ کر نظرون سی غایب ہوگئی
جب تہوڑی دیر گذری تو پہر وہی حالت ہوی اور اسی طرح سی نعرہ کر کر دوسری
پاپوش بہی ہوا مین پہینک دی ایسی حالت پر جلال مین کسی متنفس کو یہ تاب نہوی کہ آنحضرت
سی حال اسکا دریافت کری جب چند روز گذری تو ایک قافلہ تجاران بغداد وارد بغداد ہوا
اور وہ دونو پاپوش بجنس لاکر اونہون نی حوالہ خادمان بلند مکان کرین اور بیان کیا کہ ہم رات
کو ایک بیابان ویران مین چلی جاتی تہی اور آبادی دور رہگئی تہی اوسوقت ایک جماعہ قطاع
الطریق ہم پر آپڑی اور کل مال نقد وجنس ہمارا لوٹ کر لیگئی جب نہایت ناچار ہوئی اور
فریادرس اپنا کوئی ندیکہا تو اپنی پیر دستگیر کی جناب مین پکاری اتنی مین دو نعرہ عظیم بصدای
اللہ اکبر ایسی ہوئی کہ تمام بیابان لرزہ کہا گیا اور دو نو پاپوش حاضر ہذا غیب سے نمودار ہوئی
اور اسقدر ڈاکوون کی سر پر لگین کہ کچہہ تو مر گئی اور باقیماندہ ہماری پاس آئی اور منت کر کر
مال ہمارا واپس کیا ہم نی اپنا مال لیکر شکریہ جناب الہی ادا کیا اور پاپوشین حضرت کی اوٹہاکر
راہی بغداد کی ہوی **از مولف** ہر زمان ہر ساعت و ہر آن و ہر دم یاد کن + غوث اعظم
غوث اعظم غوث اعظم یاد کن + نام آن مشکلکشا ہر وقت و ہر صبح و مسا + وقت سختی و الم
در حالت غم یاد کن + در حریم خاص محبوب خدای عز وجل + گر تو می خواہی شوی ہمراز و ہمدم
یاد کن + ورد نام محی دین کن از زبان خویشتن + از دل خود اسم آن مخدوم عالم یاد کن + از سر
جہان نام نامی شہ نام آوران + تا شوی در دو جہان خوشحال و خرم یاد کن + در رہ صدق و صفا
شو قایم از روی وفا + و یقین کامل و صدق صمیم یاد کن + سروری خواہی دو عالم کون و

مکان + دائما سرور تو نام غوث اعظم یاد کن + مناقب ہشتادہم در بیان تابع ہونے
جنات و شیاطین و دیو پری زیر حکم جناب محبوب سبحانی قطب ربانی نے
کی بعد سلیمان علیہ السلام کے تا روز قیامت راویان اخبار و مخبران صدق شعار
روایت کرتی ہین کہ دیوان اور شیاطین بنی جن کو تا روز قیامت مرگ نہین ہی ہر روز
پیدا ہوتی ہین اور مثل جنات کو مانند انسان کی مرگ ہی کہ پیدا ہوتی ہین اور مرتی ہین اور
حضرت سلیمان علیہ السلام کی پیدا ہونی سی اول دیوان اور شیاطین کا نہایت زور ہوا اور
بنی نوع انسان اونکی ہاتہہ سی ایسی تنگ ہوئی کہ ہزارہا آدمیونکو وہ اوٹہا کر کوہ قاف مین لیگئی
اور بی گناہ قتل کر ڈالا اسواسطی بحکم ربانی حضرت سلیمان پیدا ہوی اور تمام اقوام جن اور
پری اور شیاطین اور وحش و طیر اور انسان اور ہوا کو اونکی ماتحت حکم کیا اونہون نے
لاکہہا دیو اور شیاطین قید کر دیا اور پہاڑون کی نیچی دبادئی اور ہزارہا جنات مردار
کو پا بزنجیر کر کر ایسی مقامات سخت مین قید کیا کہ طاقت اونکی طاق ہوئی جب ایام وفات
مہتر سلیمان کی نزدیک پہونچی تو آپ بجناب الٰہی دست بدعا ہوئی اور درباب شیاطین
بی دین کی بعد اپنی عرض کی ارشاد ہوا کہ تم سی بعد پیغمبر اخر الزمان علیہ الصلوٰۃ الملک
المنان پیدا ہونگی اونکی اولاد حق یاد سی ایک ولی کامل محبوب سبحانی شیخ عبد القادر
جیلانی ظاہر ہونگی ایام ولادت انحضرت بعد ن برکت تک جنات و شیاطین تمہاری
رعب حکومت مین رہین گی بن بعد سبکے گردن مین زنجیر حکومت غوث الاعظم ڈالا جائیگا
اور تاقیامت اونکی حکومت مین رہین گی سلیمان علیہ السلام نی یہہ مژدہ جانفزا سنکر
شکرانہ الٰہی ادا کیا چنانچہ عہد سلطنت انحضرت مین کل جنات و دیو و شیاطین انکے
تحت حکومت ہوئی اور تاقیامت ایسی ہی حکم اونکا ہمیشہ برقایم رہی گا رباعی
ببندند دیوان بزنجیر آہن + مریدان درگاہ غوث زمانی + کشایند بستہ مراد اندر دم
بانفاس خاص و دعای نہانی + از مولف نام نامی جو میر تقی کا منہو ہوا + نور سی اوسکی
جہان نور علی نور ہوا + نور برسی ہی میری پیر کی در پر آتنا + سنگ در آپکا بس غیرت کوہ
طور ہوا + ملی ہی آپکا یہہ رتبہ و یہہ شان عظیم + جو کیا آپنی اللہ کو منظور ہوا + نام سی جنکی

فقط زندہ ہوا نام نبی + جسکی ہونی سی سر دشمن دین چور ہوا + ہو پہنچا جب سرور محزون تیری
گور کی نزدیک + درد و غم رنج و محن فکر و الم دور ہوا + مناقب ہشتاد و یکم در ذکر
پیران چہاردہ خانوادہ جن کو آنحضرت کی ظہور کے خبر دیے تھے
کتاب مجمع الفضایل مین روایت ہی کہ مشایخ چہاردہ خانوادہ صوفیہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین
جو پیشتر عہد سلطنت جناب معلی القاب محبوب سبحانی سی پیدا ہوئی اون ہر ایک کو بارگاہ
ربانی سی یہہ ارشاد ہوا تہا کہ وسط قرن خامس مین سید السادات عالیہ درجات عبد القادر
جیلانی قدس اللہ سرہ السامی چراغ افروز خانہ ویرانہ دنیا ہونگی اور درگاہ عالی جاہ
الٰہی سی اوس شاہنشاہ کو رتبہ محبوبیت عطا ہوگا اور قدمین شریفین اونکی کل اولیا کے
گردنوں پر رکہی جاوین گی تم ہی گردنین اپنی بارشاد ایزدی و بارادت جان و دل
زیر قدم اونکی رکہو اور سعادت دارین حاصل کرو چنانچہ ہر ایک پیشوای خانوادہ صوفیہ
نی حسب الحکم جناب ربانی حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی کی زیر قدم مبارک کے
گردنین اپنی خم کرین اور درجہ والا و رتبہ معلی پایا غزل از مولف غوث اعظم قطب
عالم محی دین + نور چشم رحمۃ للعالمین + مظہر نور خدای ذو الجلال + شاہ دنیا شاہ
دین اہل یقین + مشعل روشن بعالم جلوہ گر + شد از و پر نور کل روی زمین + غیرت
خورشید رشک آفتاب + ماہ پیکر مہ لقا و مہ جبین + مقتدای اولیای محترم + پیشوای
محسنین و متقین + لطف حق بر زمرۂ خدام او + رحمۃ اللہ علیہم اجمعین + از دل و جان
درره صدق و صفا + گشت سرور واصف آن شاہ دین + مناقب ہشتاد و دوم
دربیان حاضر کرنی خلیفہ بغداد کی ایک بدرہ اشرفیون کا بحضور جناب
محبوب سبحانی اور نہ قبول فرمانا آنحضرت کا اور خون ہوکر بہہ جانا اشرفیونکا
ہتیلی سی راویان صادق سی روایت ہی کہ ایک وزیر حاکم شہر بغداد ابو المظفر بن یوسف
بخدمت بابرکت آنحضرت کے حاضر ہوا اور ایک بدرہ اشرفیونکا بطور نذر پیشکش کیا
مگر آنحضرت نی وہ نذر قبول نکی اور دست مبارک سے ہتیلے کو پکڑ کر خوب دبایا بمجرد
دبانی کے اوس ہتیلی سی خون جاری ہوگیا یہانتک کہ ہر ایک اشرفی خون ہوکر بہہ گئی

اور ہتھیلی خالی رہ گئی اور فرمایا کہ اے مظفر یہہ اشرفیان سراسر خون غریبان جمع کیا ہوا تہا
سو ہماری ہاتہہ مین آکر اوسنے اپنی اصل کی طرف رجوع کیا اور ہماری خادمان کو اس خون کے
کہانی کی کچہہ حاجت نہین ہی از مولف غوث اعظم جنکی خود اللہ نی توقیر کے + خاک
پاکو جنکے لایق شان ہی اکسیر کے + خلق عالم وصف سی رطب اللسان ہی آپکی + مدح
پیر و جوان کرتی ہین ایسی پیر کے + نامرادون کی مرادین سیکڑون حاصل ہوئین + جبکہ پڑہی
حضرت والی آپکی تاثیر کی + ہوگئی لاکہون قلمہ اعدای دین کی جسم و تن + پڑ گئی اونپر جہکے
جب دم تیری شمشیر کے + عفو کر دیجی گا [illegible] جرم مجہہ پر جرم کے + بخشد و تقصیر اس
پر جرم و پر تقصیر کی + قید سی غم کی چہڑا دیجی گا یا نکلتا + ہاتہہ مین ہی آپکی تالی میری
زنجیر کے + بار بار خاطر و مضطرب ہوئی ہین اقربا + اس گہڑی فریاد سن لو مضطر دلگیر کے

مناقب ہشتاد و سوم دربیان مشرف ہونی آنحضرت کی بدیدار پر انوار
حق سبحانہ و تعالے کے روایت ہی فرمایا جناب غوث الثقلین محبوب سبحانی
سید عبد القادر جیلانی نی کہ دیکہا ہمنی خدای عز و جل بزرگ کو عالم کو ایکبار تبہ بعالم
نوم اوپر صورت والدہ مہربان اپنی کی اور دوسری دفعہ بشکل گرامی جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ حضرت ہی مظہر اسم رحمان مین جیسا کہ فرمایا بزرگ و عالم نی
کلام مجید مین ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اور یہہ ہی وارد ہوا ہی کہ خلق
الانسان علی صورۃ الرحمان پس اس خواب سی یہہ تعبیر ہی کہ مین متجلی ہون یا غوث
الاعظم تجہپر بفضل و رحمت نہ بصورت جلال اور مہربان ہون مین تجہہ پر مثل مادر مہربان
کی اور سایہ انداز ہون تیری ذات پر مثل جد بزرگوار تیری محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم
کے **غزل از مولف** ثانی یکون اوس شہ عالی مثال کا + کرتا ہی کون سامنا اوسکے
جلال کا + معدن ہی ایک عظمت عز و کمال کا + مخزن ہی ایک دولت حسن و جمال کا +
بیار حسن کا قرہ چشم محمدی + محبوب ہی جناب شہ ذو الجلال کا + موصول حق ہے
وصل درگاہ ایزدی + باعث ہر ایک کو ہی خدا کی وصال کا + لاکہون پڑی ہین جہڑ
وہان گرچہ خاکسار + سرور ہی ایک غریب ہی حضرت کا بالکا + مناقب ہشتاد

وچہارم دربیان مراتب خادمان جناب غوثیہ اور نیز در ذکر ایک بیوہ پیرزالہ
اور زندہ ہونی مرغ بریان کے مشایخان عالیجاہ وراویان خادم درگاہ نے سے
روایت ہی کہ ایکروز بعض احباب غوثیہ نی درباب اقتدار ووقار خادم دربار آن
محبوب پروردگار کے تقریر سے ارشاد ہوا کہ ایک مرید مبتدی ہمارا ہزار مرید کامل
اور مشایخان اکمل اور خاندان سی اولی ہی پس ثابت ہو گیا کہ مرید مبتدی جناب
قطب الاولین والآخرین سرور محبوبین غوث الاعظم کا افضل ہی ہزار مرید اکمل
وکامل اور مشایخ سی پس بشارت ہوا وسکو کہ جو مرید اونکی سلک خدام ذوی
الاحترام مین منسلک ہی اور روسیاہ ہوا وس نامہ سیاہ راندہ درگاہ کا کہ ایسے
محبوب الٰہ مقرب درگاہ کا بدخواہ ہوا ومد نیز روایت ہے کہ ایک پیرزالہ
خوشحالہ اپنی فرزند دلبند کو ہمراہ لیکر بحضور پرنور آنحضرت کے حاضر ہوئی اور عرض کے
کہیا حضرت یہہ فرزند ارجمند میرا اسیر دام محبت آپکا ہی اور اسکی یہہ آرزو ہے کے
آپکی خدمت سراپا برکت مین رہی پس اسکو غلامی مین لیجئی اور اپنا خادم زار جانکر نظر
عنایت کیجئی مینی لللہ اسکو آپکی خدمت بابرکت کیمیا خاصیت مین سونپا آپنی یہہ التماس اوس
اوس محبت آساس کی قبول فرمائی اور اوسکی پسر گوشہ جگر کو اپنی خدمت سراپا برکت
سی سرفراز کیا بعد چند ماہ پہر وہ عورت اپنی فرزند کی پاس آئی اور دیکہا کہ لاغر
ہوا ہی اور نان جوین کہاتا ہی عورت اوسکو دیکہہ کر غمگین ہوی اور حاضر حضور
ہوکر عرض کی کہ یا حضرت میرا فرزند لخت جگر نان جوین کہا کر لاغر ہو گیا ہے
اور خود مین دیکہتی ہون کہ آپ گوشت وپلاؤ تناول فرما رہی ہین فی سبیل اللہ اوس خادم
درگاہ پربہی نظر عنایت ہو کہ آسودہ حال اور خوشی سی رہی یہہ کلام اوس نیک انجام کے
سنکر متبسم ہوئی اور ایک دو استخوان اوہی گوشت پس خوردہ مین سی کہ اوسیوقت
حضرت تناول فرما رہی تہی اوٹہا کر فرمایا کہ قم باذن اللہ تعالی من یحیی العظام وہی
رمیم چونکہ استخوان پنجاہ مین خروس کی تہین خروس اوسیوقت زندہ ہو گیا اور پر ہلا کر
بانگ دینی لگا اور حضرت نی طرف پیرزالہ مخاطب ہو کر فرمایا کہ عنقریب تیرا لڑکا ہی

ایسا ہی ہو جاوی گا اور جو کچھ چاہی گا کھاوی گا بالفعل نور دل و کانان جو ین سی صیقل ہو جاوے
غزل از شیخ احمد کبیر رحمۃ اللہ علیہ ہر کہ وی از سلسلہ قادریست + از ہمہ دانی کہ ورا
برتریست + سلسلۂ قادری از جملہ بہ + دل بدہ در عشق وی جان بدہ + ہر کہ درین سلسلہ
دستی زند + حبل از سلسلہ ہا برکند + حضرت جیلی ست شہ جملہ پیر + بہ کہ سوی جا کر میر کبیر +
ہست مکانش بمکان بلند + رتبہ او را کہ شناسد کہ چند + شاہ دو کون است بکون و مکان +
در تہ حکمش زمین تا زمان + گفت چہ قول قدمی ہندۂ قدمش بر رقبۂ جملہ ولی + ہیچ مریدش
نہ رود در سقر + حضرت پیر ست ہمہ را سپر + جنت فردوس بود جای شان + بہ پل دوزخ
نزد پای شان + گفت چنین بندۂ احمد کبیر + اوست یکی خادم پیران پیر + غزل از مولف
موجب رحمت حق رحمت محبوب خدا ست + روضہ خلد برین خلوت محبوب خدا ست + گشت
مخدوم جہان ہر کہ شدہ خادم او + مایۂ محتشمی خدمت محبوب خدا است + چرخ خم گشت
پی سجدۂ آن ہادی دین + عظمتش بین کہ چہا عظمت محبوب خدا ست + اولیا پاش نہادند
ہمہ بر سر خویش + اینہمہ مرتبت و حرمت محبوب خدا است + سید کون و مکان سرور
اقلیم جہان + ای عزیزان ہمہ این عزت محبوب خدا است مناقب ہشتاد و پنجم در
بیان خواص اسم مبارک محبوب سبحانی شاہ عبد القادر جیلانی کتاب تحفۃ الاسرار
ملفوظ حضرت مخدوم جہانیان سید جلال الدین بخاری مین لکہا ہی کہ جس شخص کو آسیب
دیو یا پری کا ہو تو نام نامی و اسم گرامی آنحضرت کا سایہ زدہ کی کان مین گیارہ مرتبہ
پڑہی آسیب و سکا رفع ہو جاوی اور اگر کسی شہر یا لشکر اسلام پر کفار ناہنجار غالب
آجاوین و یا قطاع الطریق راہ مین کسی مسافر کا مال غارت کرین او سوقت ایک مٹہی مٹی
کی زمین پاک سی لیوی اور نام عالی مقام آنجناب کا گیارہ دفعہ زبان محبت ترجمان سے
لیکر اوس مٹی پر دم کری اور دشمنون کے طرف پہینکدی بعنایت ربانی و توجہ محبوب
سبحانی وہ دشمنان جانی فی الفور منتشر ہو جائین گی اور فرمایا غوث الاعظم
قطب العالم شیخ عبد القادر جیلانی نی کہ جو کوی ہماری معتقدان سی ایسا کری گا
ہم وہ خاک انکہون مین دشمنونکی ڈالکر اندہا کر دین گی اور نیز ارشاد کیا کہ جس شخص کو

کو کوئی مہم یا مشکل واقع ہو تو ہماری طرف رجوع کرین اور ہمکو وسیلہ پکڑ کر جناب الٰہی مین التجا کرین انشاءاللہ تعالیٰ بہت جلد مشکل آسان ہو جاوے گی اور نیز کوئے خرقہ قادری پہنے اور ہمارا مرید کہلاوے تو اوسپر واجب ہے کہ کل دوستان و خویشان و عزیزان سے ہمکو عزیز جانے کہ فیض قادریہ سے بہرہ ور ہو **از مولف** جو کوئی دل سے مرید غوث اعظم ہو گیا + اونکے فضل عام سے مخدوم عالم ہو گیا + مل گئی جسکو کرامت اوس ذیجاہ سے + غوث اعظم کے کرم سے وہ مکرم ہو گیا + معتقد ہو کر جناب قبلۂ حاجات کا + زمرۂ جن و بشر کا وہ مقدم ہو گیا + حب محبوب خدا ہے جنکے دل مین جانشین + اہل دل محبوب حق منظور عالم ہو گیا + ہے تن تنہا یہ سرور اندنون پاشاہ دین + ایک فقط غم ہے جو اوسکا یار و ہمدم ہو گیا +

مناقب ششتاد و ششم در بیان ہدایت ہونے حضرت شاہ نعمت اللہ کرمانی کو بتوجہ جناب محبوب سبحانی اور داخل ہونا اونکا مذہب سنت و جماعت اور چھوڑنا مذہب رافضیہ اور بدرجۂ ولایت پہونچنا

راویان شیرین سخن و مخبران نادرہ فن روایت کرتے ہین کہ زبدۂ سادات عظام و قدوۂ اولیای کرام حضرت شاہ نعمت اللہ ولی کرمانی کل علوم عقلیہ و نقلیہ مین ممتاز او رمستثنای تھے مگر مذہب سنت و جماعت سے منکر ہو کر مذہب شیعہ شیطانیہ مین داخل ہو گئے تھے اور محبت بلند رتبت ثلثہ اصحاب کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اور حب غوث الاعظم قطب العالم محبوب سبحانی قدس اللہ سرہ السامی سے محض معرا تھے اتفاقاً شہر عالی شان کرمان سے بعزم زیارت حرمین الشریفین زادہما اللہ شرفاً ایکسال تشریف لیگئے اور بعد فراغت حج بیت اللہ شریف شرفیاب خدمت عالی درجت شیخ عبداللہ یافعی قادری کی ہوے چونکہ شیخ عبداللہ مرید با ارادت و خادم اہل خدمت جناب سید کونین نور العین حسنین محی الدین عبدالقادر جیلانی تھے اور شاہ نعمت اللہ اون دنون مین منکرین ذات بابرکات جناب غوثیہ سے تھے اسواسطے شیخ عبداللہ نے شاہ نعمت اللہ سے کلام تک نکیا اس سے شاہ صاحب نہایت گھبرائے اور ایک عرضی لکھکر گذارش کی کہ مین سید ہون اور آل و اولاد علی کہلاتا ہون نہایت تعجب ہے کہ آپ پیرو دین محمدی ہو کر مجھ سے کلام نہین کرتے اور آل محمدی سے باادب پیش نہین آتے شیخ صاحب نے جواب دیا کہ رات کو آپ ہماری بالاخانہ مین

تشریف لانا اسکا جواب باصواب آپ کو مل جائیگا جب رات ہوئی تو شاہ صاحب ایک طبق
پر خرما بطور ہدیہ اپنی دست مبارک پر اوٹہا کر روانہ سمت خانہ شیخ صاحب ہوئی جب اندرون
دروازہ فیض اندازہ پہونچی اور زینہ پر قدم رکہا تو یکایک ایسی لغزش پای مبارک کو ہوئی
کہ زینہ سی نیچی گر پڑی اوسی بمجرد گرنی کی ایسی بیہوش اور خود فراموش ہوئی کہ کچہہ خبر عالم
عنصری نہ رہی ایسی ہو گئی کہ گویا سو گئی اوس عالم بیہوشی مین کیا دیکہتی ہین کہ ایک دربار
عظیم الشان اور مجلس بلند مکان مین ہم ہین اور اوس مین جناب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ الملک الاکبر
تخت کرامت پر اجلاس فرما ہین اور بطرف راست کل انبیا علیہم الصلوٰۃ الملک الاعلی اور بطرف
چپ جمیع اولیا مقبول جناب کبریا تشریف رکہتی ہین اور بطرف راست متصل کتف
مبارک ہر چہار اصحاب کبار رضوان اللہ تعالی عنہم و بطرف چپ جناب غوث الاعظم باادب
خاموش کہڑی ہین اور شیخ عبد اللہ یافعی بہی پس پشت جناب غوثیہ کی دست بستہ استادہ ہین
اور شاہ صاحب بہی جو زیر زینہ بیہوش پڑی تہی وہ بہی دور از مجلس حاضر ہین مگر کسی حضرت کو
نہین پہچانتی کہ یہہ حضرات عالی درجات کون ہین اور یہہ مجلس کیسی ہی اسواسطی قدری آگی
بڑہ کر ایک شخص سی دریافت کیا کہ یہہ کون حضرات صاحب مراتبات عالیہ ہین کہ جنکو یہہ
شان اعلی و مراتب والا جناب کبریا سی عطا ہوئی ہین وہ شخص بولا تم نہین جانتی کہ جو حضرت
مخزن برکت تخت کرامت پر رونق افروز ہین وہ جناب رسالتمآب ہین اور بطرف راست
دوش بدوش آن حضرت کے ہر چہار اصحاب کبار محرم اسرار جناب سید ابرار استادہ ہین اور بطرف
چپ جناب غوث الثقلین سید کونین ہین اور سوای انکی کل پیغمبران عالی شان جانب راست
و جمیع اولیا اہل ولا جانب چپ رتبہ بدرجہ کرسی ہای عظمت و عزت پر بیٹہی ہین جب سید صاحب نی
یہہ قدر و منزلت ثلثہ اصحاب معلی القاب جناب ولایت مآب ملایک رکاب غوث الاعظم کا دیکہا
تو نہایت گہبرائی اور اپنی عقیدہ باطل سی اوسوقت تایب ہوگئے اتنی مین جناب غوثیہ نی شیخ عبد اللہ
یافعی مخاطب ہو کر فرمایا کہ یا شیخ فرزند ہمارا نعمت اللہ آج مذہب باطل سی تائب ہوا ہی تم جاؤ اور
ہماری فرزند کو کہ تمہاری زینہ کی نیچی بیہوش پڑا ہی اوٹہاؤ اور عقیدہ باطلہ رافضیہ سے باز رکہو
توبہ اوسکی آج بارگاہ الہی قبول ہو چکی ہی اب نعمت اللہ ولی ہوا چنانچہ شیخ عبد اللہ صاحب

حسب الارشاد غوثیہ سید صاحب کی سر آئی اور بدست مجبت شیخ صاحب کو اوٹھایا اور اپنے
خدمت سراپا برکت مین سرافراز کر کر بہرہ ور از سعادت کونین سی عطا کیا **از مولف**

محی دین ہم محمد شد عیان چون بر سرش + کشف شد زان ہم اسرار محبت یکسرش + خازن اسرار
جنت شد و در حلقہ بگوشش + حکم شد در بہشت سو جاری ز جای پدرش + آنکہ کردار شاد در معراج
بر بالای عرش است محبوب حبیبی و از پی پیغمبرش + گفت مستغنی ز فرط دولت از دریای خلق +
آنکہ از صدق دل و جان سائل آمد بر درش + آفتاب از جلوہ انوار او بی تاب شد منفعل شد ماہ
بدر از حسن روی انورش + صاف چون آئینہ شد آئینہ پر زنگ او + ہر کہ از چشم دل و جان دید
نور پیکرش + سرور مسکین مرید کمترین است یا جناب + رحم فرما از برای حق بحال ابترش +

مناقب ہشتاد و ہفتم در بیان مشرف ہونی سید جلال الدین بخاری کی بزیارت حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم توجہ جناب محبوب سبحانی قطب ربانی کی

مخدوم جہانیان مکرم زمانیان سید جلال الدین بخاری فرماتی ہین کہ ہم نی چند سال عمر عزیز اپنی
کی بخدمت با برکت اپنی مرشد ارشد شیخ عبد اللہ ہاتفی کی صرف کی تو اونکی توجہ سی اسقدر
عقدہ کشائی ہوئی کہ بعد ادای نماز تہجد بعالم مراقبہ ہم بزیارت روضہ منورہ پیغمبر خدا علیہ الصلوۃ
الملک الاعلی مشرف ہوا کرتی اور ہر روز دیکہا کرتی کہ ایک صاحب صاحب شکوہ و جلالت وہان
تشریف لاتی ہین اور اونکی تشریف لانی سی دروازہ فیض اندازہ روضہ منورہ خود بخود
وا ہوجاتا ہی جب وہ حضرت اندرون روضہ منورہ داخل ہوجاتی ہین تو دروازہ عالیہ
پہر بند ہوجاتا ہی اسیطرح چند روز اتفاق ہوا ایک روز ہم نی یہہ ارادہ کیا کہ اگر بوقت وا
ہونی دروازہ کی پیچھی پیچھی اوس سردار ذوی الاقتدار کی ہم بہی چلی جائین گی تو یقین ہی کہ
ہم بہی اندرون روضہ مبارک جاکر مشرف بزیارت آنحضرت کی ہوجائین گی غرض کہ
جسوقت وہ حضرت تشریف لائی اور دروازہ کی اندر چلی تو ہم نی بہی دوڑ کر چاہا کہ عقب
اونکی اندرون روضہ عالیہ جائین مگر ہماری جانی سی اول ہی دروازہ روضہ مبارک کا
بند ہوگیا ہمنی حاضرین وقت سی دریافت حال اون حضرت مخزن کرامات کا کیا تو وہ بولی
کہ خاموش مقام گفتگو نہین ہی دوسری روز ہم بخدمت پیر روشن ضمیر کی حاضر ہوئی تو اون سی

عرض کی کہ یا حضرت یہہ فقیر بہرہ یاب زیارت پر برکت روضہ منورہ نبوی تو شرفیاب ہوتا ہی
مگر تا حال شرفیاب دیدار فیض آثار جناب رسالت مآب کی نہین ہوا چنانچہ پیر ہماری ہمکو اپنے
پیر دستگیر کی خدمت مین لی گئی اونہون نی ہمکو روبرو بٹہلا کر ایسا توجہ کیا کہ ہم بیہوش ہو گئی اور
بچشم باطن دیکہا کہ ایک شخص ذی شان و شوکت تخت زرین پر بیٹہا ہی اور بہت سی لوگ جیب راست
اوس شاہ عالی جاہ کی کہڑی ہین اور چہٹیان قبولیت حج بیت اللہ اور اجازت نامہ ہای دخال
محفل عالی جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی لکہکر بحضور اوس سردار نامدار کی پیش
کرتی ہین اور وہ حضرت دستخط اپنے اونپر ثبت فرما کر ہر ایک کو عطا کرتی ہین ہم نی بغور تمام
چہرۂ پر نور اوس کرامت ظہور کا دیکہا تو حقیقت مین یہہ حضرت وہی جناب تہی جنکی خاطر خود
بخود دروازہ روضۂ عالیہ کا کہل جاتا تہا پس پیر دستگیر ہماری نی ہاتہہ پکڑ کر اونکی روبرو
کیا اور عرض کی کہ یہہ شخص بہی لایق اور خدمت گزار ہی اور چاہتا ہی کہ داخل محفل خلد منزل
سرور عالم ہو کر سعادت دارین حاصل کری اسکی واسطی بہی ایک اجازت نامہ عنایت ہو ارشاد
ہوا کہ عطای چٹہی کی کچہہ حاجت نہین جب ہم جائین گی اسکو ساتہہ لیجاوینگی تہوڑی دیر
کی بعد دربار برخاست ہوا اور آنحضرت ہمکو بارگاہ اپنی بحضور لامع النور رسول خدا
علیہ الصلوٰۃ الملک الاعلی لیگئی اور دستگیری پیر کی اس رتبہ عظیم کو پہونچ گئی **غزل**
از مولف وہ جناب غوث اعظم بادشا بغداد کا + نام جس سی نامور ہی جابجا بغداد کا + چہرہ
پر نور ایسی آفتاب دین سی + واہ کیا پر نور یہہ خطہ ہوا بغداد کا + غیرت خلد برین اور رشک
فردوس عظیم + وصف جو لکہون سو ہی سب کچہہ بجا بغداد کا + ہفت کشور مین ہین جتنی
اولیا اہل صفا + پیشوا سب کا وہی والی ہوا بغداد کا + واہ واہ قسمت یہہ سرور کی کہ اوسکا
خفتہ بخت + گر کہین ہو جای اوسکو رہنما بغداد کا + **مناقب ہشتاد و ہشتم در بیان**
ایمنی و بی خوفی مریدان غوثیہ کے عذاب دنیا و آخرت سی شیخ عالی قدر شیخ
عمر بکمانی اور شیخ عمر تبریزی کہ عاشق جانباز و محب سرفراز جناب غوثیہ کے تہے فرماتی ہین
کہ فرمایا جناب محبوب سبحانی قطب ربانی نی کہ وعدہ کیا جناب باری تعالی نی کہ نہ ہونچلونگا
مین تیری اولاد کو اور تیری مریدان حق یاد کو گرمی دوزخ کی اور داخل کرونگا ہمکان عالیشان

بہشت مین کہ محفوظ اور مشکور ہونگی پس جسنی اطاعت کی ہماری اطاعت کی رسول کی اور جسنے
اطاعت کی حضرت کی اوس نی اطاعت کی خدا کی داخل ہوا جنت مین اور جسنی خوش کیا ہمکو خوش کیا
خدا اور رسول خدا کو اور جسنے محبت کی ہم سی اگرچہ نہ پہنا ہو خرقہ قادریہ اور نہ کی ہو بیعت تو وہ ہمارا
کیا جاوی گا ہماری مریدان بارادت سی اگرچہ فاصلہ رکہتا ہو وہ ہم سی مشرق اور مغرب کا
اور نیز اولیای طاق منظور آفاق شیخ عبد الرزاق سی روایت ہی کہ فرمایا جناب غوث الاعظم
قطب العالم نی کہ عطا ہوا ہمکو ایک سجل لکہا ہوا خط بہشت سی کہ طول اور عرض اوسکا سوای
ہماری کوئی نہین جانتا جناب الہی سی اور اوس مین کل سامی اصحاب و احباب و خادمان مریدان
بارادت ہماری کی تحریر تہی اور درج تہی اوس مین تفصیل مفصل اونکی جو دست بیع ہوی ہماری
ہاتہہ پر اور جو محبت رکہین گی ہم سی قیامت کی دن تک پس بخشدیا جناب الہی جل شانہ نی ان
سبکو جنہون نی محبت کی ہم سی ہماری روبرو اور ہماری بعد اور پوچہا ہم نی مالک دوزخ
سی بعالم باطن کہ کوئی ہی دوزخ مین روح کسی کی مرید یا محب ہماری کی تو وہ بولا کہ لا شعر
باگدایان سرکویش جہنم راچہ کار + کز ہیبت مہیبش دوزخ بخود لرزیدہ ہست + اور نیز فرمایا حضرت
معدن کرامت نی اگر کوئی عورت خادمہ ہماری برہنہ ہوگی مشرق مین اور ہم ہونگی مغرب مین
تو بیشک پردہ پوشی کرینگی ہم اوسکے ساتہہ دہن لطف اور مہربانی کی اور نیز فرمایا آنجناب
کرامت مآب نی کہ اگر ہوتا منصور حلاج ہماری وقت پر برکت مین تو نہ لغزش کہاتا پانو اوسکا
پانو اوسکا اور نہ چڑہایا جاتا وہ سر دار پر اور بی شک کرتی ہم دستگیری اوس بیکس درجب الم
کی اور جو کوئی لغزش کہاویگا ہماری خدام والا مقام سی کرینگی ہم دستگیری اوسکی تا قیام قیامت
رباعی گر کسی سرمست و بیہوش از مئی عرفانی ہست + از طفیل شیخ عبد القادر جیلانی ہست +
صد انا الحق گوید و ابید حمایت ہای او + فارغ از دار سیاست غافل از زندانی ہست غزل
از مولف وہ شہ گیلان شہ عالی لقا پیدا ہوی + رہ نمای خلق محبوب خدا پیدا ہوئے گلبن
بستان حیدر غنچہ گلزار دین + نوگل باغ جناب مصطفے پیدا ہوی + وہ شہ کون و مکان فیان
روحی دو جہان + فی مثل شاہنشہ ملک بقا پیدا ہوی + خرمن صدق و یقین پر خوشہ چین ہی
آپ کی + جسقدر روئی زمین پر اولیا پیدا ہوی + زیست کی امید کب ہتی مزدر بیمار کو + شکر ہے

حضرت میری دل کی دوا پیدا ہوی ۞ **مناقب ہشتاد و نہم در بیان بخشی جانی ایک شخص گنہگار کی جو مرید آنحضرت کا تہا** جناب شیخ عبدی ابن مسافر رحمۃ اللہ علیہ روایت
کرتی ہین کہ ایک روز ایک مرید آنحضرت کا بحضور آنجناب حاضر ہوا اور عرض کی کہ باپ مجہہ غریب
کا عرصہ چند ماہ سی فوت ہوگیا ہی سو آج رات کو وہ میری خواب مین آیا اور زار زار رو کر کہا کہ
جس روز سی لاش دل خراش میری مدفون زمین ہوئی ہی اوسی روز سی مین گرفتار عذاب
بحالت خراب ہون تو میری طرف سی بجناب غوثیہ حاضر ہو کر امداد دعا کر کہ مجہہ بندہ گنہگار کا سینہ
کو عذاب لنا رسی نجات حاصل ہو سو اب مین مرید زار بارگاہ فلک اقتدار حضور پر حاضر ہوکر
امیدوار ہون کہ بسد امداد دعا ہو کہ پدر بندہ کا عذاب گور سی ازاد ہو آپ نی یہہ سخن اوس گرفتار
رنج و محن کا سنکر فرمایا کہ تیرا باپ اپنی عمر بہر مین کبہی مقام دل آرام مدرسہ مین بہی آیا تہا یا نہین
عرض کی کہ ہان ایک دفعہ فدوی کی ساتہہ شرفیاب خدمت سراپا برکت ہوا تہا یہہ بات سنکر
آپ خاموش رہی دوسری روز پہر وہی خادم آیا اور عرض کی کہ آج پہر باپ میرا خواب مین نمودار
ہوا کہ بامداد جناب معلی القاب محبوب سبحانی عذاب گور پہر سی اوٹہایا گیا اور خلعت بہشتی
پہنایا گیا اور مجکو نصیحت کی کہ تا دم عمر خاکبوس آستان فیض تو امان محبوب بانی رہون اور
نیز ارشاد کیا حضرت غوث الاعظم نی کہ عہد ہوا ہم سی جناب الٰہی کا کہ جو شخص ایک مرتبہ تمام عمر
مین تیری آستان عالی شان پر آیا جنسے تیری باورچی خانہ سی ایک لقمہ کہایا یا نام نامی تیرا
ادب سی زبان پر لایا بخشدیا ہم نی اوسکو اگرچہ مجرم اور فاسق ہو اور نیز صرفیان اہل صفا سی
روایت ہی کہ ایک روز چند احباب نی آنحضرت سی عرض کی کہ فلانی قبرستان مین ایک قبر
ہی اور علانیہ اوس سی صدای نالہ و فریاد آتی ہی تمام ساکنان شہر وقوع اس حال سیے
پر ملال ہین فرمایا کہ تمکو معلوم ہی کہ وہ قبر والا کبہی ہماری محفل فیض منزل مین حاضر ہوا تہا
و یا اوس نی کبہی لقمہ ہماری مطبخ سی کہایا تہا سب نی لاعلمی بیان کی یہہ بات سنکر آپ مراقبہ
مین گئی بعد ازان فرمایا کہ ملایکان آسمانی کہتی ہین کہ ایکدفعہ وہ اہل قبر بدیدار فیض بار ہمارے
مشرف ہوا تہا اور ہمارا چہرہ پر نور دیکہکر گمان نیک بیگیا تہا سو بخشدیا حق سبحانہ تعالی
نی اوسکو اتنی بات پر کہ اوسنے ہمارا چہرہ مبارک دیکہا اور خوش ہوا بعد ازان کئی دفعہ لوگ اوسکی

گم پڑگئی مگر خاموش بابا اور نالہ و فریاد اوسکا سننے مین نہ آیا **از مولف** غوث اعظم کز ملایک
قدر والا یافتند + از ہمہ اہل صفا قلب مصفا یافتند + حشمت و جاہ و جلال و عزت و حرمت
کمال + دولت و ملک و جمال و حسن زیبا یافتند + سید عالی لقب سر خیل اولاد علی + شان
والا از جناب حق تعالی یافتند + از محمد خلق و از حیدر سخا حسن از حسن + منزلت بر منزلت
عز و بالا یافتند + دستگیرم برتران دستگیری کردہ اند + ہمچو سرور ہر گدا بی دست و پا
یافتند +

مناقب نودہم در بیان فریاد رسی آن محبوب ربانی بوقت مشکل کی کہ جو اونکو وسیلہ پکڑ کر دعا کرے

عاشق جانباز شیخ احمد ہراز کہ اصحاب ہم صحبت
آنحضرت مخزن برکت کی تہی فرماتی ہین کہ فرمایا جناب محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبد القادر
جیلانی نے کہ جو کوئی عین وقت کربت و غربت کی کہ ہر ایک طرف سیے ناامید محض ہو جاوے
ہم سے طلب استعانت کرے اور صدق باطن سے ہم کو وسیلہ پکڑ کر بجناب باری دعا مانگے
تو بے شک دور کیجاوے گی وہ تنگی اور سختی اوسکی بہت جلد اور جو شخص بوقت مصیبت و
غم و سختی اتم ہم سے رجوع کرے اور پکارے کہ یا شیخ عبد القادر امددنی باذن اللہ تو سنتے
ہین ہم اوسکی ندا کو بہایت توجہ سے اور دعا کرتے ہین ہم اوسکے حق مین بدرگاہ الہی کہ بر
آوے مطلوب اوس طالب کا

غزل از مولف باغ خوبی مین جو از بس غل ہے گلرو آپکا +
دیکھتا ہے دیدۂ حسرت سے گل رو آپکا + ماہ نو ہو کر کے خم لب چومے تیری قدم + دیکھ لیے
جب چہرہ روشن پہ ابرو آپکا + چاند نے غش کہا ہے منہ پر داغ ہو چہپ جاے خور + دیکھ لے
روے منور جبکہ مہرو آپکا + زلف کے دیکھے سے عالم ہے تیرا حلقہ بگوش + رشتۂ الفت
ہے ہر ایک مو ہے گیسو آپ کا + نام سے تیری ادہر ہے یہہ زبان عذب البیان + اور ادہر ہے
درد دلکو زیر پہلو آپ کا + دیدۂ دل سے جدہر دیکہون تم آتی ہو نظر + جلوۂ دیدار ہے ہر جا
و ہر سو آپ کا + دایما ہے یاد محی الدین اوسی ورد زبان + دل سے ہے یہہ سر ربیدل ثنا گو آپکا

مناقب نود و یکم در بیان وفات آن ذات والا درجات حضرت محبوب سبحانی

کی جناب غوث الاعظم قطب العالم محبوب سبحانی شاہ عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ السامی
بروز دوشنبہ تاریخ یازدہم ربیع الاول سنہ ۵۶۱ پانسو اکسٹھہ ہجری کے قدس مین اس دار نا پایدار

رونق افزای خلد برین ہوی اور سنین عمر شریف آنحضرت کی کل اکانوین برس تھی اٹھارہ
برس تک تو آپ شہر دار الامان گیلان مین تشریف فرما رہی بعد ازان عزت افزای شرف
البلاد بغداد ہوی سات برس تک تحصیل علوم دینی مین مصروف رہی اور عرصہ چھپن سال
تک مصروف بہ تجرید و توحید تھی اور اکتالیس سال تک تخمینا دعوۃ الخلق الی الخلق کرتے
رہی اور حسب وزوعدہ تشریف بری آپ کا بفردوس برین تھا اوس روز جب آفتاب
قریب بغروب ہونچا تو حضرت عزرائیل علیہ السلام تشریف لائی اور ایک نامہ عنبرین شمامہ
جانب کبریا سی لاکر بدست فرزند ارجمند آنجناب حضرت سید عبد الوہاب حوالہ کیا جب
سید صاحب نے وہ سجل محبت منزل دیکھا تو اوسپر اول سرنامہ یہہ لکھا پایا یصل ھذا
المکتوب من المحب الی المحبوب بعد ازان ملاحظہ کل نامہ عنبرین شمامہ کیا تو ایک آہ جانسوز
غم اندوز جان پرسوز سی ایسی نکالی کہ تمام دولت خانہ کرامت نشانہ مین ایک زلزلہ سا
نمودار ہوا بملاحظہ این حال ہر ایک خادم بچشم پرنم و دیدہ اشکبار نہایت بیقرار ہوی و
حضرت ملک الموت معہ رقیمہ عنبرین شمیمہ و صاحبزادہ عالی شان بخدمت عالی درجت
حضرت مخزن برکت محبوب سبحانی حاضر ہوی اور وہ فرمان عالی شان درگاہ سبحان
آن سرور محبوبان جہان کو بھی ملاحظہ کرایا آنحضرت بملاحظہ فرمان ایزد منان ازبس خوشدل
و خوشوقت ہوئی اور کل مریدان و خادمان عالی شان موجودہ وقت کو جمع فرمایا اور
ہاتھہ اوٹھا کر سب کے واسطی دعای خیر فرمائی اور سب کے ساتھہ باآواز بلند عہد کیا کہ ہم اب اور بعد
وفات اپنی مریدان زار و خادمان خدمت گزار سی بیخبر نہین ہین اور نہ ہونگی اور جو کوئی بوقت
مشکل ہمکو یاد کری گا مشکل کشائی اوسکے ہماری ذمہ پر ہوگئی پس ازان آپ نی غسل
تازہ کیا اور ادای نماز عشا مین مصروف ہوی اور نماز کے بعد سجدہ مین جاکر سب کے
واسطے دعای مغفرت جناب حق سی طلب کے اور سجدہ کے حالت مین آپ نی کئی دفعہ پڑھا
کہ اللھم اغفر لامتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللھم ارحم لامتہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم اللھم تجاوز عن امتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہاتف غیب سے ندا ہوا کہ بخشدی گئی
امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بخاطر محبوب سبحانی قطب ربانی محی الدین عبد القادر جیلانی کے

جب حضرت نی سر سجدہ سی اوٹھایا تو ندا ہوا کہ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی
فی عبادی وادخلی جنتی یہہ ارشاد واجب الانقیاد ربانی سنکر حضرت محبوب سبحانی نے
بستر مبارک پر دراز ہوی اور جان شیرین حوالہ جان آفرین کر دی خادمان زار و مریدان
ارادت شعار چشم اشکبار و دل بیقرار مصروف بہ تجہیز و تکفین آنجناب کی ہوی اور
بعد نماز عشا بمقام مدرسہ معلی بلب لازج مانند خزانہ حوالہ زمین ہوی اور واضح رہی
مہر اخلاہی صوفیان باصفا ہو وی کہ سنین عمر شریف آنحضرت مین اختلاف نہین ہی کہ
کل اکیانوین سال ہین مگر یہہ اختلاف ہی کہ بعض مورخان تولد آنجناب بسال سنہ چار
صد و ہفتاد ہجری و بعض سنہ چار صد ہفتاد و یک ہجری مین و بعض فوت ہونا آنحضرت کا
سنہ پانصد و شصت و چار ہجری و بعض سنہ پانصد و شصت و پنج ہجری مقدس لکہتی
ہین چنانچہ ابیات تاریخی آنحضرت کی بابت ہر دو تاریخ زیب صفحہ کتاب ہذا ہوتی ہین
تاریخ ولادت و وفات آنحضرت + آنکہ بی شک قطب ربانی بود + بی گمان
محبوب سبحانی بود + شاہ شاہان شاہ عبدالقادر ست + دلنشین و دلربا و دلبر ست
سید والانسب در اولیا ست + نور چشم مصطفے و مرتضے ست + سال مولودش
زاوج کبریا + گفت ہاتف زیب تاج اولیا + سال مولودش نسب نگین تر ست + شد رقم
محبوب عبدالقادر ست + عقل سال نقل آن عالی ہمم + صاحب فردوس عالی زد رقم +
اور قطعہ تاریخ پانصد و شصت و پنج وفات شریف آنحضرت ابتدای کتاب ہذا مین کہ
لفظ معشوق الہی ہی اخذ کیا گیا ہی درج کتاب ہذا ہو چکا ہے **غزل از مولف** چہپ گیا
روی جہان سی ماہتاب قادری + یعنی جنت کو سدہاری وہ جناب قادری + روی عالم
پر اندہیری چہا گئی رات ہو گئی چہپ گیا مغرب مین روشن آفتاب قادری + چشم پر نم سے
ہزارون بہہ پڑہی دریا ی اشک جوش زن دہر مہو احباب اضطراب قادری + غوث
اعظم محی دین شاہنشہ دنیا و دین + حشر تک قایم رہی گا یہہ خطاب قادری + آستان
غوث اعظم ہی در دار الامان + فی الحقیقت باب ہی جنت کا باب قادری + بیخبر ہو دین
و دنیا سی فنا فی اللہ ہو + مست ہو جو پی کی ایک جام شراب قادری + غم سی نشر

کہ یہ لاغر ہو گیا مثل ہلال + لیکن ابتک ہی وہ قربان رکاب قادری + خاتمہ کتاب

درباب ذکر بعض کرامات وخوارق عادات آن سید السادات علیہ التحیات محبوب سبحانی قدس سرہ بطور اجمال ونیز در ذکر بعض فضائل صلوٰۃ دوگانہ یازدہ گاہی قادریہ

عارف برحق شیخ بہاؤ الحق کتاب انیس القادریہ مین تحریر فرماتی ہین کہ ایک شخص نصرانی حیاط جناب محبوب سبحانی حاضر دربار دُربار آنحضرت کے رہکر کپڑی آپکی سیا کرتا اور بحرمت واجبی لیا کرتا جب وقت مرگ اوسکا قریب پہونچا تو دل مین سوچا کہ الاسلام حق والکفر باطل تمام عمر مینی کفر مین گذرانی اب بحضور ربانی جاؤن گا تو کس مونہہ سی مونہہ دکہلاؤنگا مناسب یہہ ہی کہ آنحضرت کی خدمت مین عرض کرون اُنکو وسیلہ سربرو ہردن یہہ بات سوچکر وہ نصرانی بہزار پریشانی بجناب غوث صمدانی حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا حضرت مینی تمام عمر کفر مین گذاری اب بجناب باری جانی کو تیار ہون موت سی لاچار ہون اس سی مرتا ہون عذاب گور سی ڈرتا ہون خدا کی واسطی امداد کہ یہہ ناشاد شاد ہوا ارشاد ہوا کہ قبر کے عذاب سی مت ڈر توکل بخدا کر جب منکر ونکیر بہزار طوق وزنجیر تیری پاس آوین گی قبر مین اوٹہا دین گے اور سوال دین وایمان فرماوینگی اوسوقت تو اون سی فقط ہمارا نام کہنا سوای اسکی خاموش رہنا غرض جب وہ نصرانی حیاط جناب محبوب یزدانی جان بحق تسلیم ہوا تو موکلان عذاب گور بہزار زور وشور آئی آئی اور رنگ رنگ آتشین دکہلای اور سوال دین وآئین پوچہا تو نصرانی اپنی زبانی یہہ ہی جواب دہ ہوا کہ محی الدین عبد القادر راز مولف ہون مین بس ایک خادم زار جناب محی الدین ذرہ بیجان زنور آفتاب محی دین + بندہ کو فقط یاد اونکا نام ہی سوای اسکی اور نہ کچہہ کلام ہی فرشتگان آسمانی یہہ کلام نصرانی سنکر بحضور ربانی عرض پرداز ہوی کہ الہی انت تعلم السر وما یخفی یہہ شخص عند السوال اور کچہہ جواب باصواب نہین دیتا سوای نام محبوب غوث تیری کی حکم ہوا کہ اس بندہ سی عذاب گور اوٹہا دو اور قبر اسکی روضہ باغ جنت بنادو فردائے قیامت مین جانون اور یہہ جانی ان الینا ایابہم ثم ان علینا حسابہم اور بزاز اوسے ممدوح سی روایت ہی کہ فرمایا جناب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ الملک الاکبر نی کہ شب معراج مصل

مقام سدرۃ المنتہی ہم نے ایک بارگاہ فلک پایگاہ دیکھی کہ با نوار لاتدرکہ الابصار آراستہ اور
پردہای نوری سے پیراستہ تھی اور اوسکے اندر دو مرغ نہایت خوب صورت موجود تھے ایک تو سپید
کہ مانند حاجبان آستان بارگاہ والا پر استادہ اور دوسرا سبز کہ اندرون حریم بکمال محرمیت
آمادہ تھا اور وہ مرغ دمبدم پرواز کرتا تو عرش سے گذرجاتا اور پھر واپس آکر اپنے مقام دل آرام
پر آرام پذیر ہوجاتا گویا پیام رسان سوال و جواب جناب رب الارباب وہی مرغ سبز تھا معاینہ
اینحال ہم نے بدرگاہ لایزال سوال کیا کہ الٰہی احوال ان دونو مرغ باکمال کا ہمپر ظاہر ہو تو
بندہ بھی انکے حال سے ماہر ہو کہ یہہ دونو مرغ زیرک ایکی شجر شرافت پر آشیان پذیر ہیں مرغ
سپید تو ولی نامی و گرامی بایزید بسطامی او مرغ سبز محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی
ہیں کہ دونو کا ظہور پر نور تیری امت اور تیری اولاد سے ہوگا اور نیز کتاب حیوۃ الحیات
وگلشن کرامت میں تحریر ہے کہ بایام حمل محبوب سبحانی قطب ربانی بی بی صاحبہ فاطمہ ثانیہ
والدہ ماجدہ غوث صمدانی اکثر اپنے دولت خانہ کرامت نشانہ میں تشریف رکھتی تھیں
کہ ناگاہ ایک گدا سراپا التجا نے حاضر دروازہ فیض اندازہ ہوکر سوال کیا چونکہ بحسب اتفاق
اوسوقت کوئی مرد حاضر کاشانہ فیض نشانہ نہ تھا اسواسطے بی بی صاحبہ نے چاہا کہ یہہ سوالی
خالی نجاے لہذا خود اپنے برقعہ روے مبارک پہن کر دامن سائل کو ماحضر سے پر کیا دفع
اس حال سے سوالی از عقل خالی نے جانا کہ بی بی صاحبہ گھر میں تنہا ہیں اسلئے وہ لئیم نایب
شیطان الرجیم بارادہ بد پیچھے پیچھے بی بی صاحبہ کے ہولیا جب بی بی صاحبہ صحن دولتخانہ
میں پہونچیں تو مرد بیگانہ صحن خانہ میں دیکھکے گھبرائیں اور بجاے محفوظ بحفاظت حافظ حقیقی
روپوش ہوگئیں اتنے میں کیا دیکھا کہ صحن خانہ سے ایک شیر خونخوار نمودار ہوگیا اور اوس شیر
دلیر نے ایک حملہ سے کام اوس بد انجام کا تمام کیا اور اوسکو واصل بجہنم کرکر غایب ہوا جب وقوع
اس حال سے کئی سال گذر گئے اور جناب پیر دستگیر صغیر و کبیر بعمر سات برس پہونچے تو ایکروز
بی بی صاحبہ نے کسی بات پر آنحضرت معدن برکت کو کچھ چشم نمائی فرمائے تو آنحضرت
متبسم ہوکر بولے کہ یا والدہ افسوس ہے کہ آپ ہماری حق امداد کو یاد نہ رکھا یہہ تقریر دلپذیر
جناب پیر کی سنکر بی بی صاحبہ نے فرمایا کہ اے لخت جگر کونسا حق امداد ہے کہ آپکی طرف سے

ہماری ذمہ پر ہی اوس وقت اونہی جواب پایا کہ جن دنون مین ہم اپنی بعض عظمت مین تہی اور
سوالی آنکی پیچھی پیچھی گستاخانہ صحن خانہ تک چلا آیا تہا وہ ہم ہی تہی جس نی شکل بشکل بشیر
ہو کر کام اوس ناکام کا تمام کیا تہا اور نیز حضرت شیخ عمر حریفی رضی اللہ عنہ سی روایت ہے
کہ فرمایا آنحضرت شاہ ولایت نی کہ تا عرصہ پچیس سال ہم بحال تجرید و تفرید مین صحرا مین بعبادت
کبریا مصروف تہی اوس وقت لشکر شیاطین بیدین بہت کریہ شکلون سی متشکل ہو کر ہمارے
روبرو ظاہر ہوتا تہا اسواسطی کہ ہم خوف کہا کر حالت تجرید کو چہوڑین اور عبادت سی موقوف
ہو رہین مگر امداد الٰہی شامل حال تہی اور ہاتف غیب سی ندا ہوتی تہی یا عبد القادر قل
ثبتنا ثبتنا و ایدنا تائیدًا یہ وسوسہ شیطان ہی اور حامی تیرا رحمان ہے
وہ مغضوب ہی اور تو محبوب ہی یہہ حکم سنکر ہم متوجہ شیاطین بیدین ہوتی تو شیطان بشتاب
دیگر بہاگ جاتا اور ایک ہاتہہ دست غیب سی نمودار ہو کر ایک طمانچہ دیو لعین کی سر پر
پڑتا کہ وہ اوسکی صدمہ سی زمین دہس جاتا اور نیز شیخ ضیاء الدین ابو نصر رحمۃ
اللہ علیہ سی روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت مخزن کرامت نی کہ ایک رات ہم بذات بابرکات
خود تنہا میدان صحرا بعبادت معبود مشغول تہی کہ ناگاہ ایک نور مانند شعلہ طور دور سے
نمودار ہوا ایسا کہ اوسکے ضیاء کی انتہا سے تمام بیابان مانند آفتاب عالمتاب روشن ہو گیا
اور اوس سی صدا ہوی کہ یا عبد القادر انت محبوبی و انا ربک قبول کی مینی عبادت تیری
اور مہربان ہوا مین تجہپر ایسا کہ حلال کر دین مینی تجہپر کل حرام چیزین یہہ بات سرا پا واہیات
سنکر ہم نی جواب دیا کہ ہمکو یقین ہی کہ تو ابلیس لعین ہی کیونکہ جناب محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ
الملک الاعلےٰ پر احکام امر و نہی نافذ ہوئی بخلاف اوسکے اب ہم مستحق اسباب کے کب ہین
کہ کل حرام ہم پر حلال ہون بمجرد اس کلام کی وہ نور کافور ہو گیا اور آواز ہوی کہ یا عبد القادر
تیری علم اور فقہ نی تجھکو میری ہاتہہ سی چہڑایا ورنہ مین نی کئی ہزار اولیاء عالی وقار کو
یہہ نور دکہا کر ظلمات کفر مین ڈال دیا ہی اور نیز شیخ ابو سعید حریمی و شیخ
ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ سی روایت ہی کہ بسال پانسو اکتیس ۵۲۱ ہجری ابو المظفر
تاجر بغداد مسعد سر دفتر زمرہ اوتاد شیخ حماد نی مال تجارت بقیمت سات سو دینار خرید کر کر

کر کر ارادہ سفر شام کیا اور بطلب اجازت بخدمت حضرت شیخ صاحب ممدوح حاضر ہوا اور
شیخ صاحب نی فرمایا کہ یہہ سال تیری واسطی صورت وبال ہی اگر تو سفر کو جاوی گا تو نقصان
اوٹہاوی گا اور خوف یہہ ہی کہ مال تو غارت ہو جاوی بلکہ جان پر بہی آفت آوی یہہ تقریر اپنی
پیر کی سنکر ابو المظفر بادل دلگیر بحضور غوث الاعظم آیا اور کل احوال کہہ سنایا جناب غوثیہ نے
فرمایا کہ جاؤ سفر کو قدم اوٹہاؤ سالم جاؤ گی اور غانم آوگی والضمان فی ذلک علی غرض کہ
ابو المظفر بحالت خوشتر حسب الایمای مخدوم انام روانہ شام ہوا جب فروخت مال بمنافع
تین سو دینار بامراد راہی بغداد ہوا تو راہ مین ایک مقام پر مقام کیا اور اپنی ہمراہیان کو چہوڑ کر
خود معہ تہیلی ہزار دینار برفع حاجت قضا حاجت جنگل مین گیا بعد فراغت خود تو چلا آیا مگر
تہیلی دیناروں کی وہان ہی بہول گیا جب رات کو سویا تو خواب مین یہہ نظر آیا کہ دینار سب
غارت گرون نی غارت کر لئی ہین اور ایک شخص نی ایک وار تلوار کا اسکی سر پر ایسا کیا ہے
کہ سر اسکا تن سی جدا ہو گیا ہی یہہ خواب پر پیچ و تاب دیکہکر سوداگر بیچارہ بادل صد پارہ اوٹہا
کیا دیکہا کہ تہوڑا سا نشان خنجر خون افشان کا گلے پر موجود ہے اور کپڑی بہی خون سے تر
ہین اوسی حالت مین دیناروں کی تلاش کی تو یاد آیا کہ بوقت رفع حاجت جنگل مین بہول آیا ہے
اوسی وقت جنگل مین پہونچا تو تہیلی دیناروں کی سالم پائی تقریر شیخ حماد کی یاد آئی جب تا بہ
بغداد ہوا اور اول حاضر خدمت شیخ حماد ہوا تو شیخ صاحب نے ارشاد کیا کہ ای ابو المظفر اول
تو بخدمت غوث الاعظم جا اور شکرانہ بجالا کہ اونہون نی تیری واسطی ستر بار ہی دست دعا
اوٹہا کر مارا جانا تیرا بیداری سی بخواب اور غارت ہونا دیناروں کا بہ نسیان تبدیل کرایا ہی
یہہ تقریر دلپذیر اپنی پیر کی سنکر ابو المظفر بجناب کرامت مآب غوثیہ حاضر ہوا ہنوز نوبت عرض
نہ پہونچی تہی کہ آنحضرت متبسم ہوی اور فرمایا کہ ابو المظفر جو کچہہ تجہکو شیخ حماد نی فرمایا ہے
حق ہی اور بجا ہی اور نیز کتاب انیس القادریہ مین لکہا ہے کہ جب ارشاد وجہ الالہیا
قدمی ہذہ علی رقاب جمیع اولیاء اللہ زبان گوہر فشان جناب غوثیہ سی صادر ہوا تو اوسوقت
ایک ولی کرامات خفی دجلی بسواری شیر دلیر تازیانہ مار خونخوار ہاتہہ مین پکڑ کر حاضر دربار
کرامت آثار غوثیہ ہوی دیکہا کہ ایک گاہی از آن شاہنشاہ ولایت آستان فیض توامان

بندہی ہوی ہی جب وہ حضرت شیر سی اوتر کر شرفیاب دربار کرامت آثار ہونی لگی تو شیر سی
تاکید کی کہ خبردار اس گاہی کو کچھہ کہنا اپنی رتبی پہ قایم رہنا اور مار خونخوار سی بہی فرمایا کہ اسی طرح
زنہار ہوشیار رہنا کہ اس شیر سی کوئی حرکت دلیرانہ نہو یہہ بات فرماکر وہ ولی شرفیاب خدمت
آنجناب ہوی جب وہ اس آئی تو شیر اور سانپ دونو نہ پای ہرچند قدم اوٹہای اونکی نشان
نام کو بہی ہاتہہ نہ آئی نہایت گہبرای اور واپس بجناب غوثیہ آکر عرض حال کری ارشاد ہوا کہ
تمنی گاہی ہماری حوالہ اپنی شیر دلیر کے کری اگر اپنا شیر اور سانپ ہماری گاہی کی حوالہ
کرآتی تو بہی انکی یہہ توقع تہا گویا یہہ حرکت تم سی خلاف اصلیت ظہور مین آئی اب جاؤ اور گاہی
سی اپنا شیر اور مار مانگ لو وہ ولی گاہی کی پاس آئی اور شیر اور سانپ صحیح و سالم پائی
از نہا و الحق آن سگی کو گشت در کویش مقیم + خاک پایش بہ ز شیران عظیم + آن سگی کو باشد
اندر کوی او + من بشیران کی دہم یک موی او + اور نیز قاضی القضاۃ شیخ ابو صالح سی
روایت ہی کہ ایک روز محفل خلد منزل جناب غوثیہ محفل گرم تہی اور ہزاران ہزار طلبگار وعظ
و نصایح ان محبوب کردگار حاضر تہی یکایک باران رحمت برسنی لگا اور حاضرین نہایت
غمگین ہوی کہ اب بسبب بارش یہہ محفل متفرق ہوجای گی اتنی مین آنحضرت نی سر مبارک
آسمان کی طرف اوٹہایا اور فرمایا کہ الہا جناب یہہ عجب ہی کہ مین جمع کرتا ہون اور آپ متفرق
کرتی ہین بمجرد اس بات کی بارش مقام محفل سی بند ہوگئی اور مدرسہ مقدس سی باہر برابر
بارش ہوتی رہی اور شیخ عمر کیمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہین کہ اکثر بندہ بمحفل منور آنحضرت
اکثر حاضر ہوا کرتا تہا کوئی روز دل افروز ایسا نہین ہوتا تہا کہ ہزار سو ہزار کفار نابکار و یہود
و نصارا برکت وعظ آن سید کرام مشرف باسلام نہین ہوتی تہی ایک وقت ملک راہب کہ بڑا عالم
قوم نصارا تہا بحضور غوثیہ حاضر ہوا اور عرض کی کہ مین ملک یمن کا رہنی والا ہون یکایک
میری دل محبت منزل مین محبت اسلام پیدا ہوی اور ارادہ کیا کہ ایسی شخص کی ہاتہون پر
اسلام لاؤن کہ صاحب یمن اور بہترین اولیای اقلیم یمن سی ہووی سو ایک رات حضرت
عیسی علیہ و علی نبینا السلام میری خواب مین آئی اور ارشاد کیا کہ بغداد مین جا اور سید
عبد القادر کی ہاتہہ پر اسلام لا اس واسطی اب حاضر دربار ہوا ہون کہ مجہہ پر لطف عام کرو

اور شرف باسلام کروا آنحضرت نے اوسکو سلمان کیا اور بہترین خادمان عالی بشان
کیا اور نیز راوی صعد سے روایت ہی کہ ایکدن تیرہ کس قوم نصارا بہوس سلام
بحضور ان قبلہ انام حاضر ہوی اور عرض کی کہ ہم اقلیم مغرب کی رہنی والی ہین اور باہم
رفیق ہمدم تہی ایکروز ہم سب کے سب جنگل مین پہرتی تہی کہ ہاتف غیب سی آواز ہوئی
کہ بغداد مین جاو اور ایمان لاؤ اور سعادت دارین پاؤ کہ محی الدین پیشوای اہل یقین نے
وہان ظہور کیا ہی حق سی رتبہ محبوبیت لیا ہی اسواسطی ہم باہم حاضر خدمت بابرکت ہوی ہین
کہ اسلام لائین اور عزت پائین اور شیخ ابو عبداللہ بن ابو الفتح بغدادی فرماتی ہین کہ
ایکروز جناب غوثیہ بمحفل خلد منزل وعظ مین ایسی مستغرق بحر عرفان ہوگئے کہ بحالت بیہوشی
عمامہ مبارک حضرت کا کہل گیا بوقوع اس حال کے سب حضار صدق شعار نے اپنی اپنی دستار اوتار
کر پایہ منبر معلی مین رکہدین جب حالت استغراق رفع ہوئی تو آنحضرت نے عمامہ مقدس سر پر رکہا
اور شیخ ابو القاسم علیہ الرحمۃ کو ارشاد کیا کہ سب حضار کی دستار سر پر بند ہواد وعرض کہ سب
دستار تقسیم ہوگئین مگر ایک عصابہ زنانہ باقی رہ گیا چونکہ ظاہرا کوئی شخص زنانہ حاضر آستانہ
کرامت نشانہ نہ تہا اسلئی بحضور پر نور عرض ہوی آنحضرت نے وہ عصابہ بدست مبارک لیکر اپنے
دوش سی ہم آغوش کیا دوش پر رکہتی ہی وہ عصابہ غایب ہوگیا اوسوقت حاضرین نے
چاہا کہ آنحضرت سی حال حیرت مال اسکا دریافت کرین کہ آنحضرت خود بیان طراز ہوئے
کہ ایک عورت صاحب ولت اصفہان مین بیٹہکر جاری کلام فیض انجام سنا کرتی تہی
جب سب حضار سعادت آثار نے اپنی اپنی دستار سر سی اوتارین تو اوسنے بہی اپنا عصابہ
سر سی اوتار کر رکہدیا تہا اب ہمنی اپنی دوش پر رکہکر عصابہ اوسکا اوسکو پہونچادیا اور
اوسنی اصفہان سی لی لیا اور شیخ حسین بن خلیل علیہ الرحمۃ فرماتی ہین کہ ایک روز
مین بمحفل خلد محفل غوثیہ کے حاضر ہوکر شمار کرتا تہا کہ آج کسقدر لوگ ببرکت آنحضرت مشرف
باسلام ہوتی ہین جب شمار نہو سکا تو پوشیدہ ایک رشتہ مین گرہ دینی لگا کہ بعد
فراغت اون گرہون کا شمار کرلونگا اتنی مین آنحضرت میری طرف متوجہ ہوی اور فرمایا
کہ شیخ حسین ہم گرہ کہولتی ہین اور تو گرہ دیتا جاتا ہی اور نیز ولی نامی شیخ ابو محمد عبد اللہ

بسطامی فرماتی ہین کہ ایک روز حضرت والا درجت صاحب مراتب عالی شیخ ابو المعالی
بن احمد بغدادی بمحفل خلد منزل غوثیہ حاضر تہی اور ہنگامہ وعظ گرم تہا ناگاہ شیخصاحب کو حاجت
قضا حاجت نے زور کیا چونکہ بسبب کثرت طلبا اوسوقت موقع طلب اجازت آنحضرت سے
نہ تہا شیخصاحب از بس تنگ ہوے تہی مین جناب غوثیہ منبر معلے سے اوٹہی اور چادر مبارک سر پر
شیخصاحب کی ڈالدی بمجرد اوسکی ایک صورت بصورت شیخ ابو المعالی اور ایک شکل
بشکل آنحضرت منبر پر نمودار ہوگئی اور خود آنحضرت شیخ ابو المعالی کو لیکر غایب ہوگئے
ایسا کہ کسیکو معلوم نہوا الا ماشاء اللہ طرفۃ العین مین شیخصاحب معہ آنحضرت ایک بیابان بے
نشان مین پہونچی کہ جہان ایک درخت سایہ دار اور ایک چشمہ آب خوشگوار تہا وہان پہونچکر
آنحضرت نے شیخ صاحب کو ارشاد کیا کہ اس مقام پر رفع حاجت کرے بعد فراغت حاجت
اور تجدید وضو پہر آنکہین بند کر لینا جو شخص ہمکو یہان لایا ہے پہر واپس پہونچا دیگا شیخ ابو المعالی
نے کپڑے اوتارے اور ایک گچہا کنجیونکا کہ اپنے پاس رکہتی تہی درخت سے لٹکا دیا اور رفع حاجت
کی اور بعد تجدید وضو کپڑے پہنے اور آنکہین بند کرین فی الفور بمحفل وعظ حاضر ہوگئے مگر
گچہا کنجیونکا وہان ہی درخت سے لٹکا رہا پہر بعد ایک مدت کی شیخصاحب کو اتفاق جانے سفر
بلاد عجم کا ہوا اور ہمراہ قافلہ کے اتفاقا وہان ہی آ پہونچی کہ جہان وہ درخت اور چشمہ آب تہا
دیکہتی ہی آپکو گچہا کنجیونکا یاد آیا درخت کے طرف جو سر اوٹہایا تو وہ گچہا بدستور لٹکا ہوا پایا
ہاتہ بڑہایا اور کنجیان اپنی لیکر سر بسجدہ شکر جہکایا اور بزبان یہہ رباعی تعریف جناب غوثیہ فرمائی
شعر غوث اعظم پیر عالمگیر ما ، عزت ما فخر ما و قیر ما ، چشمہ حیوان بظلمات جہان ؛ نور ہر دو
دیدہ و تنویر ما ، شیخ ابو الحسن بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک روز جناب
غوث الخبیر والکمل سلطان قادر الوقت معہ چند احباب بخانقاہ والا جاہ شیخ حماد تشریف فرما
ہوے اور بہت دیر تک دست دعا بجناب کبریا وہا کر مصروف بمناجات مجیب الدعوات رہے
بعد فراغت آثار بشاشت و فرحت آپکی چہرہ مبارک سے نمودار تہی احباب حاضرین نے جو دریافت
حال کیا تو فرمایا کہ جب ہم بغداد مین نووارد ہوے تو ہماری صحبت شیخ حماد سے کہ ایک
مرد حق پژوہ تہی بہت تہی ایک دن ہم اور شیخ حماد اور دو چار یار وفادار اور ہمزادہ ادہے

بنماز جمعہ مسجد جامع کو چلی جاتی تہی جب متصل زینہ نہر ہو پہنچی تو شیخ حماد نی ہمکو براہ خوش
طبعی پانی مین دہکہ دیکر پہینکدیا کہ جو کہ موسم سرما تہی ہمکو سخت تکلیف ہوئی آج جو ہم بزار
براہ اقوار شیخ حماد آئی تو دیکہا کہ شیخصاحب حلہ بہشتی دربر اور تاج شاہی برسر بڑی عزت
سی بیٹہی ہین مگر دست راست اونکا محض بیکار ہی عند الدریافت جواب دیا کہ جس ہاتہہ سی
ہمنی تمکو پانی مین پہینکا تہا وہ ہاتہہ ہمارا الحکم پروردگار بیکار کردیا گیا ہی اگر آپ دعا فرماوین
تو یقین ہی کہ ہم پہر اپنا ہاتہہ خداسی پاوین اسلئی ہم نی دعا کری الحمد للہ والمنت کہ دست دعا
ہمارا اثر گوہر اجابت سی ہوکر ہاتہہ شیخصاحب کا کہ بیکار رہتا لائق کار ہوا فقط جب یہہ خبر مریدان
وخادمان شیخ حماد کو پہونچی تو بر سر انکار ہوئی اور سب کی سب جمع ہوکر براد نزاع حاضر دربار
کرامت آثار ہوئی ہنوز کچہہ نوبت کلام نہین پہونچی تہی کہ آنحضرت مخزن کرامت نی ارشاد کیا
کہ اگر تم سب لوگ اس خبر سی منکر ہو تو جس شخص اولیاء عصر سی تمکو اعتبار ہو اختیار کرلو کہ
وہ تمکو اس حال صدق مقال سی خبر دیدیگا غرض سب نی متفق ہوکر خواجہ ابو یوسف بن
ایوب بن یوسف ہمدانی اور شیخ ابو عبد الرحمان کو اختیار کیا اور اظہار کیا کہ اگر یہہ دونو
اولیاء اہل صفا ہمکو تصدیق اس خبر کی کردین تو پہر ہمکو جائی انکار نرہیگی یہہ عرض اونکی
سنکر آنحضرت سر بمراقبہ ہوئی کچہہ دیر نہین گذری تہی کہ خواجہ ابو یوسف سر و پا برہنہ نہایت بیقرار
کنارہ محفل معلی سی نمودار ہوئی اور عرض کی کہ یا حضرت مجکو اسیوقت درگاہ حق جل و علا سی
ارشاد ہوا کہ فی الفور جس حالت مین ہی بخدمت محبوب سبحانی حاضر ہو اور تصدیق کر کہ جو
خبر اپنی نسبت شیخ حماد کی فرمائی ہی وہ حق اور بجا ہی یہہ کلمہ خواجہ ابو یوسف کی زبان سی ہنوز
ختم نہین ہونی پایا تہا کہ شیخ عبد الرحمن نہایت حیران دوڑی ہوئی آئی اور عینہ کلام حق التیام آن قبلہ
انام کو تصدیق کیا بوقوع اسحال کے خادمان شیخ حماد نہایت پر ملال ہوئی اور بہزار اعتذار
بحضور محبوب کردگار گہری ہوکر عرض کی کہ یا حضرت **از مولف** ہم سراپا جرم وپر تقصیر ہین ؛ سر بسر
ہیچ قدر بی توقیر ہین ؛ عفو کردیجی خطا بہر خدا ؛ آب گل پیرون عالی پیر ہین ؛ آپ ہی محبوب رب العالمین
شاہ والا جاہ و میران میر ہین ؛ تم ہو فرزند جناب بوتراب ؛ خاک پا ون کی لئی اکسیر ہین ؛
اپنی اعمالون سی ہم ہین شرمسار ؛ مثل سرور دامن دامنگیر ہین ؛ جناب محبوب کبریائی یہہ

التجا اونکی استماع فرما کر خطا اونکی معاف فرمائی اور نیز جناب **شیخ شہاب الدین سہر
وردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہین** کہ بعمر جوانی ہمکو نہایت شوق پڑہنی علم کلام کا تہا
اور اکثر کتابین ہمنی اوس علم کی حفظ کرین تہین ہر چند ہمکو شیخ ضیاء الدین چچا ہماری سمجہاتی
مگر ہم باز نہ آتی لاچار چچا ہماری ہمکو ایکدن اپنی ہمراہ ببارگاہ عالی بارگاہ شاہنشاہ ولایت
بحر کرامت غوث الاعظم لے گئے اور عرض کی کہ یا حضرت یہہ برادر زادہ میرا علم کلام سیکہنے کو
جاتا ہی میری کہنی سی باز نہین آتا ہی یہہ بات اوس جامع کرامات نی سنکر دست مبارک پر مایا
اور ہماری چہاتی سی لگایا بمجرد مس یکدست تمام علم کلام ہماری سینہ بی کینہ سی محو ہوگیا او
جسقدر حفظ تہا ایک قلم بہول گیا اور بعوض اوسکی بعنایات محبوب سبحانی دل سعادت منزل
ہمارا بانوار نورانی روشن ہوگیا ایسا کہ تمام حجاب دور ہوی اور بجناب الٰہی منظور ہوئے
اور شیخ محمد رجب بن منصور روایت کرتی ہین ابو غالب فضل بن اسماعیل
تاجر بغدادی کا بیٹا خورد سال بمرض فالج نہایت پامال تہا اوسنے حنبل و لیا اہل صفا کے
دعوت کی کہ سب اولیا دست دعا بجناب کبریا اوسکی مریض کی واسطی اوٹہاوین شاید کہ
درگاہ خدا سی شفا عطا ہو جب عند الطلب سب حضرات تشریف لائی اور جناب غوثیہ بہی رونق
افزای مجلس دعوت ہوی اور طعام تمام اولیای ذوی الاکرام کی آگی رکہا گیا تو اوس سوداگر
نی اپنی طفل مفلوج کو بہی ایک ٹوکرہ مین لٹا کر اور کپڑی سی چہپا کر ٹوکرا عین محفل مین رکہدیا اوسوقت
جناب غوثیہ مجہہ اوی سی مخاطب ہوی اور فرمایا کہ اوس ٹوکری سی کپڑا اوٹہا دو جب اوی نے
کپڑا اوٹہایا تو ایک لڑکا اوس مین موجود پایا کہ مریض نیم جان کوئی دم کا مہمان ہی آنحضرت
معدن کرامت نی لڑکی کی طرف ارشاد کیا اور حکم دیا کہ اوٹہہ کہڑا ہو لڑکا فی الفور اوٹہہ
کہڑا ہوا اور تندرست ہو کر چلنی لگا تمام حضار محفل یہہ کرامت عظیم اوس سید کریم کی دیکہکر
نہایت مسرور ہوی اور فرط خوشی سی ایسا غوغا ہوا کہ شور محشر برپا ہوا **شیخ ابو الحسن
بن احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہین** کہ جب زبدہ اہل عرفان شیخ عبد الرحمن رضی اللہ
عنہ کا وقت وفات قریب پہونچا تو صاحبزادہ عالی وقار سی وصیت کی کہ بعد وفات ہمارے
بخدمت عالی درجت محبوب سبحانی قدس اللہ سرہ السامی حاضر ہونا وہ تجکو سرفراز فرماتی نگی

اور مراتب اعلی پہونچاوین گی جب شیخ عبد الرحمن برحمت ایزد منان موصول ہوی تو صاحبزادہ
اونکی بجناب کرامت مآب غوثیہ حاضر ہوی اور جناب محبوب سبحانی نی براہ مہربانی اونکو خرقۂ
سلطانی عطا فرمایا اور اپنی دختر بلند اختر گوہر درج شرافت ماہ سمای عصمت سی اونکا نکاح
کر دیا غرض کہ آثار رشد اونکا بڑہا یا کہ فرزندی مین قبول فرمایا ایک روز وہ حضرت بمقام مدرسۂ
معلی جامۂ علما پہن کر بیٹھی تہی کہ ناگاہ ایک فقیر مجذوب بصورت مرغوب وہان آئی اور آستین
جامہ کرامت شمامہ اوٹہا کر بولی کہ ایسی آستین جامہ پسر عبد الرحمن کی نہین ملکہ وزیر یا امیر
دنیادار کو یہہ جامہ زیبا ہی یہہ تقریر پرتاثیر اوس فقیر کی سنتی ہی شیخصاحب نے وہ کپڑی اوتار
کر بجای جامہ مہین لباس حرمین پہنکر راہی بیابان بی نشان ہوی ہرچند لوگون نی اونکی
جستجو مین قدم اوٹہایا مگر کچہہ سراغ نہ پایا آخر الامر یہہ حال بجناب غوثیہ کہہ سنایا یہہ سنکر
تہوڑی دیر آنحضرت نی سر بمراقبہ جہوکایا بعد ازان فرمایا کہ پسر شیخ عبد الرحمان ایک
بیابان مین رہتا ہی کسیکو نہین ملتا مگر آٹہوین روز بکنارہ نہر متصل موضع عبادان وضو
کی واسطی آیا کرتا ہی تم وہان جاؤ اور اپنی صورت اوسکو دکہلاؤ جب وہ تمکو دیکہہ پاوے گا
پہر واپس قدم نہ اوٹہاوی گا تمہاری پیچھی پیچھی چلا آوی گا غرض کہ وہ لوگ موضع عبادان مین
جاکر منتظر آنی اونکی کی رہتی تہی اتنی مین جنگل مین شور ہوا اور نعرہ اللہ اکبر کا زور ہوا اور پسر
شیخ عبد الرحمن مستانہ وار شراب عشق الٰہی سی سرشار بکنارہ دریا آپہونچی جب دونو فریق کے
باہم ملاقات ہوی تو فقط اتنی بات ہوی کہ شیخصاحب نے فرمایا کہ اب میرا لینے والا آیا چلو چلنے کو
تیار ہون تابع محبوب کردگار ہون پسر عبد الرحمن شرفیاب آستان محبوب وجہان ہوئی تو
آنحضرت نی لباس حرمین اونکا اوتروایا اور خرقہ صوفیہ پہنایا اور بحضور طاؤس گلشن عصمت
اونکو بہیجوایا شیخ ابو الحسن بغدادی رحمۃ اللہ علیہ خادم خاص جناب غوثیہ
فرماتی ہین کہ میہ اوی دن رات بادائی خدمات آن جامع کرامات حاضر کرتا تہا ایک رات
وہ مخزن حسنات بوقت آدہی رات حجرۂ معلی سی باہر تشریف لائی اور قصد دروازہ مدرسۂ
معلی کیا راوی نی بارکاب ہولیا جب دروازہ پر پہونچی تو دروازہ مدرسہ کہ بند وہ تہا خود
بخود کہل گیا وہان سی شہر مین سی ہوکر دروازہ شہر پر فائز ہوی وہ بہی فی الفور خود

واہو گیا شہر سی باہر جاکر ورچند قدم اوٹہای تہی کہ اور ایک شہر نمودار ہوا کہ راوی نی نہین دیکہا تہا آنحضرت شہر مین جاکر ایک مکان مین تشریف فرما ہوی چہہ کس درویش صداقت کیش وہان موجود تہی آنحضرت نی بعد سلام وہان اجلاس فرمایا سب نی سر زمین پر جہکایا تہوڑی دیر نگذری تو اندرون حجرہ سی آواز رونی کی آئی اور ایک شخص حجرہ سیے ایک دوسری شخص کو سر پر اوٹہای ہوی نکلا اور بعد ادای سلام باہر کو چلا گیا بعد ایک دم کی یک مرد فربہ اندام طویل القامت بخدمت آنحضرت حاضر ہوا آنحضرت نی اوسکو تلقین دین اسلام کری اور محمد نام رکہا اور اون چہہ کس درویش سی ارشاد کیا کہ یہہ شخص اب ساتوان رفیق تمہارا مقرر ہوا ہی اونہون نی عرض کی سمعا وطاعۃ من بعد آنحضرت واپس تشریف لی آئی اور جس راہ سی کہ تشریف لی گئی تہی واپس آکر رونق افزای مدرسہ مغلی ہوی علی الصباح بعد ادای نماز راوی بحضور آنحضرت حاضر ہوا اور ارادہ تہا کہ کیفیت احوال شبینہ آنحضرت سی دریافت کرون ہنوز کچہہ عرض کرنی نہین پایا تہا کہ آنحضرت متبسم ہوی اور ارشاد کیا کہ وہ شہر نہاوند تہا کہ اس مقام سی بہت دور ہی وہان سات کس ابدال اہل کمال رہتی ہین چہہ کس تندرست موجود تہی ساتوان بیمار تہا جب وعدہ اجل اوسکا آپہونچا تو ہم حسب الارشاد ربانی وہان گئی اوسوقت وہ فوت ہو گیا اور خواجہ خضر علیہ السلام اوسکو واسطی تکفین وتدفین اوٹہا لی گئی اور جس شخص کو ہم نی تلقین دین متین کری تہی وہ ایک آدمی بیچارا قوم نصارا کا تہا ہم نی اوسکو حسب الحکم الٰہی طلب کیا اور بعد تلقین دین بجای ساتوین ابدال متوفی کی مقرر کر دیا تہا مگر خبردار جب تک ہم زندہ ہین کسی سی یہہ راز افشا نکرنا سو راوی نی تا حیات آنحضرت کسی سی یہہ سر بستہ ظاہر نہین کیا **شیخ ابو سعید عبد اللہ بن احمد بغدادی فرماتی ہین** کہ ایک دفعہ منکوحہ دلجوییہ میری فاطمہ نام مقام بام خانہ سی گم ہو گئی فی الفور مین بحالت بی قرار بحضور محبوب پروردگار حاضر ہوا اور حال زار بدیدہ اشکبار عرض کیا فرمایا کہ آج رات جنگل مین جاکر اپنی گرد ایک دائرہ کہینچ لینا اور دائرہ مین بیٹہکر کہنا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم احضروا یا بنی الجان

باسم عبد القادر بہت سی مخلوق تیری پاس حاضر ہوگی جب قریب صبح کی بادشاہ آویگا تیری
پاس آویگا اوس سی اپنا حال کہنا عرض راوی نی حسب الارشاد تعمیل کری ہزار در ہزار
جنات حاضر ہوئی کسی سی مین ہمکلام نہوا جب شاہ جنات آیا تو دایرہ سی باہر باادب تمام بیٹھ
گیا اور عرض کی کہ ای خادم محبوب سبحانی فرماؤ کہ کسواسطی تمنی طلب کیا ہی اوسی مین نے
اپنا حال بیان کیا اوسنی اپنی ہمراہیان کو بتاکید شدید حکم دیا کہ فی الفور عورت اسکی جہان
ہووی معہ مجرم حاضر کرو کچھ دیر نہین گذری تہی کہ عورت میری معہ ایک دیو کی کہ جسکی قید
مین وہ تہی حاضر ہوئی شاہ جنات عورت کو حوالہ میری کرکر بولا کہ یہہ دیو دیوان زمین چین
مین سی ہی اسکو سزای قرار واقعی دیجاویگی سلام ہمارا بحضور محبوب سبحانی پوہنچانا
راوی اپنی گم شدہ کو لیکر آیا اور سر نیاز بجناب محبوب جہکایا اور بطفیل انحضرت اپنی مطلوب
کو پایا اور نیز شیخ بقا رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ ایک روز راوی بخدمت فیضدرجت
انحضرت کی حاضر تہا کہ ناگاہ دو شخص ایک پیر اور ایک جوان بحضور محبوب دو جہان کے
حاضر ہوئی مرد پیر دامان پیران پیر پکڑکر بولا کہ یا حضرت یہہ جوان میرا بیٹا ہی اسکی واسطی
دعا کیجی چونکہ وہ جوان بیٹا اوسکا نتہا اور اوسنی خلاف تقریر بحضور پیران پیر کی کی
تہی اسلئی انحضرت غصہ مین آئی اور فرمایا کہ تم لوگ ایسی بیباک ہوئی ہو کہ ہماری
روبرو بہی اکر دروغگوئی کرتی ہو اس دروغ بیانی کی سزا تمکو جناب کبریا سی ایسی ملی گی
کہ تادم عمر یاد رکہو گی یہہ فرماکر آپ غضبناک اندرون دولت خانہ کرامت نشانہ تشریف
لیگئی کچھ دیر نہین گذری تہی کہ یکایک شہر بغداد مین آتش غضب الہی روشن ہوگئی
اور بہت سی مکانات جل گئی اور ابر تاریک آسمان پر محیط ہوگیا قریب تہا کہ اگ برسی
تمام سکنای بغداد بحالت ناشاد بدروازہ فیض اندازہ جمع ہوئی مگر کسیکو تاب نتہی کہ
کہ روبروئی انجناب زبان گفتگو واکری اور معافی کی التجا کری اخر الامر راوی روایت
ہذا بحضور ان محبوب خدا حاضر ہوا اور قدم پکڑکر عرض کری کہ یا جناب بصدقہ جناب رسالت
مآب علیہ الصلوٰۃ الملک الوہاب خلق گنہگار پر رحم فرمائی میری التجا سی غصہ جناب کا
فرو ہوا اگ منطفی ہوئی اور مطلع صاف ہوا اور نیز زبدہ اہل صفا شیخ بقا سے

روایت ہی کہ ایکدن ہماری دل محبت منزل مین شوق ہوا کہ کسی شخص ولی کی مردان رجال
الغیب سی زیارت کرین جب رات کو سوئی تو خواب مین نظر آیا کہ روزہ منورہ امام احمد حنبل
مین متصل مزار پر انوار کوئی شخص سوتا ہی اور روضہ سی آواز ہوتی ہی کہ یہہ شخص وہ ہی کہ یہ
شخص وہ ہی جسکے دیکھنی کی تو آرزو کرتا ہی علی الصباح ہم اوٹھکر بتصدیق خواب فائز
روضہ منورہ امام صاحب ہوئی تو دیکھا کہ فی الحقیقت ایک شخص متصل مرقد منور خواب
مین ہی ہماری جانی سے وہ بیدار ہوا اور روضہ سی باہر آکر دریا کیطرف روانہ ہوا جب بکنارہ
دریا پہنچا تو اوسکے پہنچتی ہی دریا کی دونو کناری آپس مین مل گئی یہہ کرامت اوس صاحب
کرامت کی دیکھکر ہمنی اوسکو قسم دی کہ دم بھر ٹہر جاؤ جب ٹہرا تو ہمنی اوس سے پوچھا کہ آپ
کون ہین وہ بولا کہ حنیفا مسلما یہہ کہکر روانہ ہوا اور ہمنی جانا کہ یہہ ولی حنفی مذہب ہی وہان
سی ہم بحضور پر نور محبوب سبحانی حاضر ہوئی ہنوز کچہ عرض نہین کی تھی کہ حضرت نی فرمایا کہ
شیخ بقا اسوقت مین تمام روئی زمین پر یہہ ہی ایک ولی حنفی مذہب ہی جسکو تمنی آج دیکھا
ہی اور وہ ایک مردان رجال الغیب سی ہی اور نیز شیخ ابو الحسن علی بن ابی القاسم
بروایات صحیحہ فرماتی ہین کہ شیخ ابو بکر حمامی اگرچہ صاحب احوال سینہ و حالات نورانیہ
تھی مگر سرود و سماع سی اونکو بہت شوق تہا جناب غوثیہ چند بار اونکو مانع ہوئی باز نہ آئی
ایک روز آنحضرت نی اونکو مسجد جامع مین پایا تو فرمایا کہ ای ابو بکر شریعت محمدی تیری
طرف سی ہماری پاس شکایت کرتی ہی اور تو باز نہین آتا اب تو سزاوار عتاب کا ہی
کہ سزا پاوی اور اپنی ولایت سی ہاتہہ اوٹہاوی یہہ کہکر اوسکے سینہ سی ہاتہہ لگایا اوسیوقت
سب حالات اونکی سلب ہوگئی اور شہر بغداد سی بمقام قرف ٹہلنی گئی جب شیخ ابو بکر قرف
سی ارادہ آنی بغداد کا کرتی زمین پر گر پڑتی بعد چندی ناچار بحضور آن شہنشاہ والدہ شیخ
ابو بکر حاضر ہوئی اور فراق فرزند مین زار زار روئی آپ نی ارشاد کیا کہ تیری گہر مین جو
کواہی بعد ایکہفتہ کی تیرا بیٹا چاہ مین آجایا کریگا بکنارہ چاہ بیٹہکر جو بات کرنی ہو اوس سی
کر لیا کر چنانچہ یہہ معمول ہوا کہ ہر ہفتہ شیخ ابو بکر قرف سی زیر زمین ہوکر چاہ مین موجود
ہوجاتا اور اپنی والدہ سی باتین کرکر پہر قرف مین چلا جاتا تا آخر الامر ایک ولی مظفر نام
شہر بغداد مین تہی اور شیخ ابو بکر سی اونکو بڑی محبت تہی اونہون نی ایک رات ذات

خالق الارض والسماوات کو خواب مین دیکھا اور جناب الہی سی اونکو ارشاد ہوا کہ ای مظفر
ہماری جناب مین کچھ سوال کر کہ عنایت ہوا وہون نی عرض کی کہ الہی دو حال ابوبکر کا سلال
ہی کہ اوس بیچار یکا بہت برا حال ہی ارشاد ہوا کہ آج صبحکو تو بخدمت محبوب ہماری کے
حاضر ہونا اور کہنا کہ خدای جل شانہ ابوبکر سی خوش ہوا تم بہی دل اپنا اوس سی شاد کرو
اور ویرانہ اوسکا آباد کرو اور نیز اوسی رات شیخ مظفر نی جناب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ الملک
الاکبر کو خواب مین دیکھا جناب رسالتمآب سی بہی یہہ ہی حکم نافذ ہوا کہ ہماری نور چشم
لخت جگر عبد القادر کی پاس جاؤ اور ہمارا پیغام پونہچاؤ کہ تمنی محض بسبب بی ادبی شریعت
اکبر ابوبکر پر غصہ کیا اب اوسکی تقصیر ہمنی معاف کی تم بہی معاف کرو اور آئینہ اوسکا
صاف کرو علی الصباح ابو المظفر بجناب کرامت مآب غوثیہ حاضر ہوئی ہنوز کچھ عرض نہین کری
تہی کہ ارشاد ہوا کہ ای ابو المظفر بلغ رسالتک ابو المظفر نی یہہ سب بیان یعنی حکم
ملک الرحمان و پیام سید الانام روبروی جناب غوثیہ گذارش کیا انحضرت نی شیخ
ابوبکر کو طلب کیا اور بغلگیر فرمایا اور بیک نظر کیمیا اثر محبوب سبحانی ابوبکر فایز بنعمت
جاودانی ہوگیا اوسوقت حضار کرامت آثار نی شیخ ابوبکر سی دریافت کیا کہ ہر ہفتہ
مین حاضر ہونا تمہارا چاہ مین اور ہمکلام ہونا اپنی والدہ سی کیونکر وقوع مین آتا تہا
جواب دیا کہ موکلان الہی مجکو ہر ہفتہ کی دن اوٹہا کر زمین کی اندر سی کوئی مین لی آتی
تہی اور بعد رخصت والدہ پہر واپس قرف مین لیجاتی تہی **شیخ ابو عبد اللہ محمد**
شریف بن خضر حسنی موصلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہین کہ ایک رات
یہہ راوی بحضور جناب غوثیہ حاضر تہا اوسوقت انحضرت نی ارادہ جانی کا بمزار پر انوار
امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کیا بندہ بہی بارکاب آنجناب ہولیا اثنای راہ راوی نے
شکایت تاریکی سی کی کہ آج رات نہایت تاریک ہی فی الفور انحضرت نی انگشت مبارک
سی ایک درخت کیطرف اشارہ کیا وہ درخت مانند شجر طور پر نور ہوگیا جب وہان سے
گذر گئی تو دوسرا درخت روشن ہوا اور اسی طرح ہر ایک درخت جو اگی آتا روشن ہو جاتا
یہانتک کہ ہم روشنی مین روضہ منورہ امام صاحب تک پونہچ گئی وقت واپسی بہی

ایسا ہی ظہور مین آیا کہ ہر ایک درخت اور پتھر کو ہمنی روشن پایا **شیخ ابو القاسم شریف حسینی** فرماتی ہین کہ ایک شخص خادم دربار محبوب کردگار ایک رات بھر مین ستر دفعہ عورات اشکال مختلفہ سی محتلم ہوا علی الصباح بارادۂ اظہار حال بحضور آن جامع صفات کمال حاضر ہوا ہی تہا کہ آنحضرت معدن برکت نی فرمایا کہ تیری مقسوم مین مقدر تہا کہ تو اپنی عمر مین ستر عورات سی زنا کری کہ وہ عورت فلان بنت فلان ہین ہمنی بجناب کبریا دست دعا اوٹہائی اور وہ زنا حالت بیداری سی بعالم خواب مبدل کرائی **کتاب تحفة القادریہ مین جناب محبوب بارگاہ لایزالی سید ابو المعالی لاہوری فرماتی ہین** کہ ایک روز جناب غوثیہ اپنی خانہ کرامت نشانہ مین کتابت کر رہی تہی کہ یکایک سقف مکان سی کچہ مٹی گری آپ نی کچہ توجہ نہ فرمایا جب تین دفعہ وہی حرکت وقوع مین آئی تو بنظر جلال سقف کیطرف دیکہا معلوم ہوا کہ ایک چوہا چہت سی مٹی گراتا ہی بمجرد نظر جلالت اثر کی چوہی کا سر تن سی جدا ہو کر گر پڑا اور نیز اسیطرح ایکدفعہ وہ سلطان الاولیا بمقام مدرسہ معلی وضو کر رہی تہی کہ ایک جانور نی اوڑتی ہوئی آپکی چادر مبارک پر براز کر دیا آپنی اوسکی طرف دیکہکر فرمایا کہ طائر راسک فی الفور وہ طائر بسمل ہو کر زمین پر اگیا اپنی اوسیوقت وہ چادر خیرات کر دی اور ارشاد کیا کہ ہذا بہذا **اور نیز سید عبد الجبار فرزند دلبند محبوب پروردگار** اظہار کرتی ہین کہ ایکروز بروز جمعہ جناب غوثیہ بمراد ادای نماز جانب مسجد تشریف لئی جاتی تہی ناگاہ اثنا راہ دیکہا کہ پیادگان سلطانی تین شکیزہ خمر بیلون پر لادی ہوئی مکان خلیفہ بغداد کیطرف لئی جاتی ہین آپ نی اونکی طرف قدم اوٹہایا اور فرمایا کہ کہڑی ہو جاؤ وہ کہڑی ہوئی مگر آپ نی بیلون کو حکم دیا کہ خبردار آگی مت چلو بیل فی الفور کہڑی ہو گئی محافظان خمر ہر چند بیلون کو مارتی تہی وہ قدم نہین اوٹہاتی تہی آخر الامر جناب کرامت مآب نی جو پیادگان خلیفہ کیطرف بنظر جلال دیکہا تو سب کے سب بمرض قولنج گرفتار ہو گئی اور روبروی انجناب جون ماہی بی آب تڑپنی لگی اور عرض کی کہ یا حضرت اگرچہ ہم گنہگار ہین مگر تابعدار ہین یہہ خمر بموجب حکم خلیفہ لاتی ہین برای خدا تقصیر ہماری معاف کرو چنانچہ قصور اونکا بخشا گیا اور تین شکیزہ خمر

بہی فوراً بکرامت انحضرت کی مبدل بسرکہ ہوگئین جب یہہ خبر خیریت اثر خلیفہ بغداد کو پہنچی تو
بحضور مکرامت ظہور انحضرت کی حاضر ہوکر شرب شراب سی توبہ کری **اور شیخ ابو المظفر**
رحمتہ اللہ علیہ سی روایت ہی کہ ایک روز جناب غوثیہ بعیادت شیخ علی رحمتہ اللہ علیہ کے
بیمار تہی تشریف فرما ہوئی اتفاق اونکی گہر مین دو درخت خرما کئی سال سی خشک کہڑی تہی
آپنی بتقریب ادای نماز چاشت ایکدرخت کی نیچی وضو کیا اور دوسری درخت کی تلی نماز ادا
کری فی الفور دونو درخت بکرامات آن مخزن برکات سبز ہوگئی شیخ ابو العباس احمد رکاب دار
انحضرت روایت کرتی ہین کہ ایک روز جناب غوثیہ نی بایام قحط سالی مجکو ایک پیمانہ گندم
عطا کیا اور فرمایا کہ اسکو ایک جہوٹی برتن گلی مین رکہکر منہ برتن کا ڈہانک دو اور نیچی
سی سوراخ کرکر برتن میں سی گندم نکال لیا کرو جب تک اوس برتن کا مونہہ بند رہیگا کبہی
گندم اوسمین سی تمام نہو گی چنانچہ ہم پانچ سال تک اوسمین سی برابر گندم نکالتی رہی ایکروز
میری اہلیہ نی منہ اوسکا کہولدیا اسواسطی آیندہ گندم کا نکلنا اوس سی موقوف ہوگیا
اور کتاب تحفۃ القادریہ مین بروایت صحیح شیخ و سید ابو المعالی لاہوری
لکہتی ہین کہ سید والاخطاب جناب شیخ عبد الوہاب صاحبزادہ انجناب کرامت مآب کی
پانچ فرزند دلبند تہی اونمین سی ایک حضرت شیخ جمال اللہ تہی کہ سراپا شبیہ او صورت
اونکی عین صورت جناب غوثیہ تہی اور انحضرت بہی اونکو نہایت پیار کرتی تہی اور انجناب
کی دعا سی اونکو عمر دائمی نصیب ہوئی کہ آج تک وہ بسیر اقالیم و دیار روی زمین مصروف
ہین اور اکثر سکونت اونکی بشہر براری و بسطام رہتی تہی ایک بزرگ نی شرف ملازمت
اونکی حاصل کرکر عرض کری کہ یا حضرت یہہ سچ ہی کہ او سبحانہ تعالی نی عارف کامل کو اپنی
حیات اور ممات مین مختار کیا ہی مگر آپ فرمائی کہ ہنوز عمر آپ کی کبتک ہی آپنی فرمایا کہ
اور تو ہمکو معلوم نہین ہی مگر جد امجد ہماری جناب محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ ابو محمد
عبد القادر جیلانی جسوقت جام شراب عرفانی سی مست ہوتی تہی تو ہمکو بغل مین لیکر پیار
کیا کرتی اور فرماتی کہ ای شیخ جمال اللہ مین جانتا ہون کہ تو زمان عیسی علیہ السلام کو
پائیگا اور اونکی صحبت کا حظ اوٹہائیگا مین سلام ہمارا عیسی علیہ السلام کو پہنچا ما اسی سے

ہمکو یقین ہی کہ تا عہد نزول عیسوی آسمان سی زمین پر تو ہماری زندگی ہوگی اب خدا علام
العیوب جانی کہ کب اس دار ناپیدار سی رحلت کرینگی مگر جو امانت سلام جناب محبوب
مرغوب الہی ہماری پاس امانت ہی وہ ہمنی حضرت عیسی علیہ وعلی نبینا سلام تک پہنچانی
ہی اور جب تک یہہ امانت عظیم ہم ادا نہین کرلینگی جانا ہمارا اس عالم فانی سی ممکن
نہین ہی **اور نیز** حضرت شیخ احمد بن صالح جیلانی سی روایت ہی کہ ایک روز جناب
غوث الاعظم محل معلے مین وعظ فرما رہی تہی اور سخن قضا و قدر کی باب مین جاری تہا
یکایک مار خونخوار نمودار ہوا اہل محفل اوس سی خوف کہا کر متفرق ہونی لگی تو انحضرت
نی پکارا کہ مت ڈرو و توکل بخدا کرو کیونکہ یہہ بہی بندہ زار بندگان پروردگار سی ہی سوای
حکم کردگار ہرگز وار نہین کریگا آخر وہ مار عین محفل بلند وقار مین سی ہوکر منبر عالیمقدار پر
چڑہ آیا اور انحضرت کی پشت کیطرف سی ہوکر دوش کی اوپر سی اندرون گریبان چلا گیا
اور ایک ساعت بہر جسم مبارک پر پہرتا رہا آخر اوسی راہ مین سی باہر آیا اور زیر منبر اکر دم کے
طرف کہڑا ہوگیا اور کسی اوپری زبان سی متکلم ہوا اور انحضرت بہی اوسی زبان سی جواب دہ
ہوی جب سانپ چلا گیا تو حضار محفل نی التجا کی کہ وہ سانپ کس زبان سی کیا تقریر دلپذیر
کرتا تہا فرمایا کہ یہہ سانپ بڑی عمر کا ہی کہتا تہا کہ مینی بہت اولیاؤنکو ازمایا ہی مگر آپ کی طرح
کسیکا محکم دل نہین پایا کہ اسقدر حرکات میری سی آپ کی جبین پر چین تک نہ آیا **اور نیز** راوی
صدر سی روایت ہی کہ بجامع منصور وہ جناب پر نور ایک دن نماز پڑہ رہی تہی کہ ایک سانپ
آیا اور عین سجدہ گاہ مین بیٹہکر منہ پہیلایا جب انحضرت نی سر سجدہ کو جہکایا تو ایک ہاتہہ سی اوسکو
ہٹہایا اور سجدہ کیا اسی طرح چار مرتبہ یہہ واقعہ وقوع مین آیا جب آپنی قعدہ فرمایا تو اوسی سانپ
نی آپکی گلوی مبارک مین پیچ ڈال کر پہن اپنا برابر چہرہ مبارک انحضرت کی رکہا جب نماز سی
فارغ ہوئی تو سانپ غائب ہوگیا دوسری روز جناب غوثیہ خرابہ ظاہریہ مین تشریف فرما ہوے
تو ایک شخص انحضرت کی روبرو آیا اور تعظیم کو سر جہکایا اور عرض کی کہ مین وہی سانپ ہون
جو کل عین نماز مین مزاحم اوقات شریف ہوا تہا اصل مین بندہ جن ہی مینی بہت اولیاؤن
کو ازمایا جیسا کہ آپکو ثابت قدم پایا کسیکو نہ پایا اب مہربانی فرماؤ اور مجکو خادم بناؤ اور کلمہ

دین سکہلاو چنانچہ وہ جن مسلمان ہوا اور داخل خادمان عالیشان ہوا شیخ ابو عبد
اللہ بغدادی رحمتہ اللہ علیہ سی روایت ہی کہ ایک روز شیخ صدقہ رحمتہ اللہ کہ
ایک ولی با ولایت تہی بمحفل جلد منزل غوثیہ حاضر ہوئی اور دیکہا کہ طالبکار بیشمار جمع ہین
اور جناب غوث الاعظم ہنوز اندرون حجرہ مقدس رونق پذیر ہین اتنی مین انحضرت مخزن
کرامت بہی تشریف لی آئی اور منبر معلی پر اجلاس فرمایا ابہی کچہ نوبت سخن اور کلام کی نہ پونہچی تہی
کہ حاضرین محفل مین حالت وجد کا زور ہوا اور ہای ہوی کا شور ہوا شیخ صدقہ کی دلمین آیا
کہ ہنوز کچہ کلام فرحت انجام انحضرت کی زبان گوہرفشان سی سرزد ہی نہین ہوئی یہہ اسقدر
جوش و خروش اہل محفل کس بات سی ہی شیخ صدقہ کی دلمین یہہ خطرہ گذرا تہا کہ جناب غوثیہ
اوسکی طرف مخاطب ہوئی کہ آج ایک مرید ہمارا بیت المقدس سی ایک قدم یہان پونہچا ہی
اور توبہ اوسکی واقع ہوئی ہی اہل محفل آج اوسکے برکات اور حالات کی مہمان ہین یہہ بات
سنکر پہر شیخ صدقہ کی دلمین آیا کہ جو شخص بیت المقدس سی ایک قدم یہان پونہچا ہی وہ کس بات
سی توبہ کریگا مجرد اس خیال کی پہر جناب غوثیہ متکلم ہوئی کہ توبہ اسبات سی کرتا ہی کہ پہر ہوا مین
پرواز نکری اور وہ محتاج ہی اسبات کا کہ تعلیم کرون مین اوسکو محبت الہی اور بازرکہون مین
اوسکو کرامات و خرق عادات سی اور شیخ ابو القاسم احمد بغدادی فرماتی ہین کہ
ہر ایک ماہ بشکل آدمی ہو کر بروز غرہ ماہ انحضرت کی خدمت مین حاضر ہوا کرتا اور جو جو
وقعات اوسمین وقوع ہونیوالی ہوتی تہی انحضرت کو اوسی خبردار کردیتا تہا آخر جس سال
کہ انحضرت معدن کمال نی دنیای دونسی انتقال فرمایا ماہ رمضان بشکل دلگیر و حزین حاضر
آیا اور زار زار رویا اور عرض کی کہ مین اسی سال بارزوی وداع بخدمت انحضرت آیا ہون
کہ پہر حضرت کو نہ پاونگا اگلی سال بغیر اپکی جہانسی جاونگا اور شیخ الاسلام ابو عبد اللہ بن
ابو الفتح فرماتی ہین کہ ایک روز بندہ بہ محفل وعظ حضرت غوثیہ حضرت حاضر ہوتہا اور انحضرت
استغراق مین تہی اتنی مین آپ نی فرمایا کہ حق جل و علی اگر چاہی تو طیر اخضر کو پیدا کری اور
وہ حاضر ہو کہ ہماری کلام فرحت انجام سنی بیکایک ایک جانور سبز رنگ نہایت خوبصورت
حاضر ہوا اور دستین مبارک پر بیٹہکر بعد ایک ساعت کی غائب ہوگیا پہر فرمایا کہ اگر حق سبحانہ

تعالی چاہی تو طیور اخضر کو ہماری محفل وعظ مین بہیجدیوی کہ وہ بہی ہماری کلام سنے
اتنی مین ہزار در ہزار طیور سبز رنگ حاضر ہو گئی اور تمام میدان اونکی ہجوم سی بہر ہو گیا
اور نیز راوی صدر سی روایت ہی کہ ایک روز ایک شخص شہر اصفہان سی بحضور جناب
غوثیہ حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری منکوحہ کو صرع کا آزار ہی بندہ اوسی نہایت لاچار ہی
کہ عزیمت اہل عزائم و علاج معالجان اوسکی واسطی کچہ تاثیر نہین کرتی فرمایا کہ جب ایکی دفعہ
تیری عورت کو حالت صرع عائد ہووی تو اوسکی کانمین کہہ دینا کہ ای جانس دبو سراندیپ کے
رہنی والی غوث الاعظم محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی کا حکم ہی کہ تو یہانسی چلا جا اگر
پہر آویگا تو سزای سخت پاویگا راوی کہتا ہی کم اوس شخص نی وہی عمل کیا تمام عمر پہر صرع
لاحق حال اوس عورت کی نہوئی چند سطور در ذکر ادای **صلوۃ دوگانہ یازدہ**
گامی کہ موسوم بصلوٰۃ الحاجت وصلوٰۃ الہدایت ہی تحریر ہوتی ہین
واضح ہوای مریدان باارادت ہو کہ یہہ نماز مریدان قادریہ مابین نماز مغرب و عشا پڑہتے ہین
کہ ارشاد ادای اس نماز کا جناب غوثیہ کو بپیشگاہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سی بعالم
باطن ہوا اور مامور ہوئی کہ اس نماز کو وہ خود ادا فرماوین اور اپنی مریدان باارادت کو بہی حکم دین
کہ وہ بادای اس نماز کی سعادت کونین پاوین **شیخ یوسف سجاوندی رحمۃ اللہ علیہ**
فرماتی ہین کہ مینی حضرت شاہ رسالت کو خواب مین دیکہا اور عرض کی کہ یا حضرت کہ اگر کسی
شخص کی اجل نزدیک پہنچی ہو تو اوسکا بہی کوئی دوا ہی کہ وہ صدمہ موت سی امان پاوی اور
عمر اوسکی کچہ بڑہ جاوی فرمایا کہ ہان جو کوئی صلوۃ دوگانہ یازدہ گامی ولدی سید عبد القادر
باعتقاد درست ادا کری البتہ عمر اوسکی بڑہ جائیگی **کتاب بہجۃ الاسرار مین تحریر**
ہی کہ فرمایا حضرت شاہ ولایت غوثیہ نی کہ من استغاثنی فی کربۃ کشف عنہ ومن نادانی فی
شدۃ وجت عنہ ومن توسل بی الی اللہ عز وجل قضیت حاجتہ ومن صلی رکعتین ویقرء فی کل
رکعۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص احدی عشر مرۃ ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یخطو
الی جہت العراق احد عشر خطوۃ ویذکر اسمی ویذکر حاجتہ فانہا تقضی **اور طریق ادامی**
نماز یہہ ہی کہ غسل کری اور جامہ پاکیزہ پہنی اور خوشبو جلاوی اور جای پاک پر

کہڑا ہو کر نیت دو رکعت ادای صلوۃ الاسرار کر بالی الله کری بعده فاتحہ گیارہ مرتبہ سورہ
اخلاص پڑہی اور سجده مین جاکر گیارہ مرتبہ اسمائی مبارک یا شیخ الثقلین یا قطب ربانی
یا غوث صمدانی یا محبوب سبحانی یا محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی اغثنی وامددنی فی
قضاء حاجتی یا قاضی الحاجات انحضرت زبان پر لاوی بعده کہڑا ہوجاوی اور بجانب عراق
گیارہ قدم اوٹہاوی اور ہر قدم مین کہی یا شیخ الثقلین یا قطب ربانی یا غوث صمدانی یا محبوب
سبحانی ابو محمد عبد القادر جیلانی بعده بائی راست بائی چپ پر رکہی اور درود شریف جو یاد ہو
گیارہ مرتبہ پڑہی اور فاتحہ گیارہ دفعہ اور سورہ اخلاص گیارہ مرتبہ اور سورہ اذا جاء نصر الله
گیارہ دفعہ اور پڑہی یا جنود الله یا عباد الله اغثنی وامددنی فی قضاء حاجتی یا قاضی الحاجات
بعده مراقبہ مین جاوی اور مصلی پر بیٹہکر لا اله الا الله ایک سو اٹہہ دفعہ پڑہی پہر سجده مین جاوی
اور پڑہی یا روح القدس و یا جنود الله و عباد الله اغثنی وامددنی فی قضاء حاجتی یا قاضی
الحاجات اور شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کتاب خلاصۃ
القادریہ مین فرماتی ہین کہ برای ہر قسم حاجات دینی و دنیاوی نماز یازده گانہ
جناب غوثیہ اس طرح پر ادا کری کہ بعد نماز مغرب دو رکعت نماز ادا کری اور دونون رکعت مین
فاتحہ ایک مرتبہ اور سورہ اخلاص گیارہ مرتبہ اور بعد سلام درود شریف پڑہی من بعد گیارہ قدم
طرف عراق کی اوٹہائی اور ایک ایک قدم مین ایک ایک اسم منجملہ اسماء غوثیہ پڑہی بعده
باواز بلند ندا کری یا حضرت غوث صمدانی عبدک و مریدک مظلوم عاجز محتاج الیک فی جمیع
الامور فی الدنیا والآخرہ امددنی واغثنی باذن الله و بحجۃ الله و برضاء الله تعالی فی حاجتی
اور نام حاجت کا زبان پر لاوی انشاء الله تین دن مین مراد پاوی و عارف حق آگاه
رحمانی شاہ قادری لکہتی ہین کہ جو شخص یہ دوگانہ نماز معہ یازده خطاب انحضرت
پڑہی ہنوز سجده سی نہ اوٹہا یا ہوگا کہ حاجت اوسکی روا ہوگی تفصیل یازده خطاب
حضرت غوثیہ یا سلطان محی الدین عبد القادر اغثنی یا سید محی الدین عبد القادر اغثنی
یا شیخ محی الدین عبد القادر اغثنی یا شاہ محی الدین عبد القادر اغثنی یا شیخ المشایخ

تفصیل یازده اسمای یا حضرت سید محی الدین عبد القادر جیلانی یا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی یا حضرت محی الدین جیلانی یا سلطان محی الدین عبد القادر جیلانی یا حضرت شاہ محی الدین عبد القادر جیلانی یا حضرت قطب الاعظم محی الدین جیلانی یا حضرت غوث الاعظم عبد القادر جیلانی یا حضرت محی الدین عبد القادر جیلانی یا حضرت خواجہ محی الدین عبد القادر جیلانی یا حضرت مولانا محی الدین عبد القادر جیلانی یا حضرت سید محی الدین عبد القادر جیلانی یا حضرت مخدوم محی الدین عبد القادر جیلانی ١٢

محی الدین عبدالقادر اغثنی یا فقیر محی الدین عبدالقادر اغثنی یا درویش محی الدین عبد
القادر اغثنی یا قطب مولانا محی الدین عبدالقادر اغثنی یا قطب محی الدین مولانا عبدالقادر
اغثنی یا غوث محی الدین عبدالقادر اغثنی اور زبدۂ مشایخ اہل یقین شیخ
غلام محی الدین قادری فرماتی ہین کہ اول دوگانہ بدستور مرقوم پڑہی اور
بعد سلام سجدہ مین جاوی اور پڑہی اللہم انت الکل والیک الکل من بعد گیارہ قدم
طرف عراق کی جاوی اور ایک ایک قدم پر ایک ایک اسم منجملہ یازدہ اسمار انحضرت
پڑہی بعدہ قدم راست چپ پر رکہکر تصور کری کہ گویا روبروی انحضرت حاضر ہی اور عرض
کری یا شیخ الثقلین اغثنی وامدونی فی قضاء حاجتی وحاجات المومنین والمومنات بعدہ
سورۂ فاتحہ واخلاص گیارہ گیارہ دفعہ پڑہی وپس پا ہوکر مصلی پر آوی اور ہر قدم
پر ایک ایک نام انحضرت کا زبان پر لاوی اور مصلی پر آکر تصور حضوری روضہ
منورہ انحضرت کری اور فاتحہ پڑہی اور کہی السلام علیک یا شیخ الثقلین اغثنی و
امدونی بعدہ بیٹہکر پڑہی حاھوھی انشاء اللہ مطلب حاصل ہوگا اور نیز فوائد
الاذکار مین لکہا ہی کہ بعد ادای دوگانہ گیارہ قدم طرف عراق کی جاوی اور ہر قدم
پر یا شیخ الثقلین یا قطب ربانی یا غوث صمدانی اغثنی پڑہی بعدہ دونو ہاتہہ باندہ کر کہڑا
ہو جاوی اور تصور حاضری روضہ انحضرت کری اور گیارہ مرتبہ درود شریف اور
اسیقدر فاتحہ اور اسیقدر سورۂ اخلاص اور اسی قدر یہہ بہی پڑہی یا شیخ الثقلین
یا قطب ربانی یا غوث صمدانی حضرت میر سید شاہ ابو محمد شیخ عبدالقادر جیلانی
الحسنی الحسینی الحنبلی الشافی اغثنی امدونی فی قضاء حاجتی یا قاضی الحاجات پہر پچہلی
پانون ہٹ کر مصلی پر آوی اور بیٹہکر پڑہی ھی یا ھو ھی پہر ایکدفعہ فاتحہ اخلاص
پڑہ کر بروح پاک غوثیہ اور والدہ شریفہ انحضرت کی بخشی اور حاجت خدا سی چاہی۔

عرض واجب الغرض مولف الحمد للہ والمنت کہ کہنا ی گلشن کرامات
ذات بابرکات عالی درجات سید السادات جامع الصفات مخزن الحسنات حضرت

غوث الارض والسماوات جمع ہوکر ایک گلدستہ عجیب وغریب تیار ہوا اور منظور نظر اہل
روزگار ہوا اور یہہ عاصی پر معاصی اگرچہ مرید و خاکبوس آستان فیض توامان خاندان
عالیشان نقشبندی مجددیہ ہی مگر محض بسبب ارادت و اعتقاد دلی کہ عاصی کو بجناب
والا خطاب غوثیہ ہی کمر ہمت چست باندہکر اس کار خیر مین مصروف ہوا کہ بروز حشر و نشر
ارادت مندان حضرت غوثیہ مین شمار ہوکر اس غمیق دریای عصیان کا بیڑا پار ہو اور یہہ
کتاب اگرچہ ترجمہ مناقب غوثیہ ہی مگر عاصی نی قطع نظر کتاب تذکرہ ہی اور کتب والا
رتب سی بہی کرامات انحضرت کی انتخاب کرکر درج اس کتاب کرامت مآب کی کرین ہین
اور یہہ نالایق اگرچہ فن شعر اور شاعری مین ہرگز لیاقت نہین رکہتا مگر محض براہ محبت
دلی و جوش و روغنی اپنی کی چند مناجات تعریفی و مدح توصیفی حضرت غوثیہ لکہکر چون گل تازہ
درج گلدستہ ہذا کردی گئین پس جمیع صاحبان صاحب ہنر و اہل کمال کیخدمت مین
التماس ہی کہ ان اشعار کو اشعار مدحیہ حضرت غوثیہ تصور فرماکر خطا و نسیان اس عاصی پر
انگشت طعن نرکہین بلکہ بدامان عالی ہمتی و اصلاح و عطا ڈہک لین کہ الانسان مرکب
من الخطا والنسیان شعر بچشم صلح در اصلاح کوشند ہو و اگر اصلاح نتوانند بپوشند ہو و خرد عو نیا

الحمد للہ رب العالمین

تمام شد

بفرمایش محب الفقرا جناب حافظ نصیر الدین خلف عبد العزیز صاحب

در مطبع احمدی باہتمام میر محمود بتاریخ بست و سیوم جمادی الثانی
سنہ ۱۲۸۴ ہجری مطابق ۲۲ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۶۷ع بقالب طبع در آمد